ارشاد باری تعالیٰ

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ (آل عمران:29)

ترجمہ: مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ سے بالکل کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ تم اُن سے پوری طرح محتاط رہو اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 5

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

24 جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ● 31 صلح 1398 ہجری شمسی ● 31 جنوری 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جنوری 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہئے، بلکہ زیادہ تر دُعا سے کام لینا چاہئے

لوگ تمہیں دُکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے، مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں، جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو

دولت مندوں میں نخوت ہے، مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے، ان کا تکبر ایک دیوار کی طرح ان کی راہ میں رکاوٹ ہے

مَیں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں، جب یہ دیوار ٹوٹ جاوے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آویں گے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مخالفین کیلئے دُعا سے کام لینا چاہئے

فرمایا: ہم نے جو مخالفین پر بعض جگہ سختی کی ہے وہ ان کے تکبّر کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ وہ سخت باتوں کا جواب نہیں، بلکہ علاج کے طور پر کڑوی دوائی ہے اَلْحَقُّ مُرٌّ۔ لیکن ہر شخص کے واسطے جائز نہیں کہ وہ ایسی تحریر کو استعمال کرے۔ جماعت کو احتیاط چاہیے۔ ہر ایک شخص اپنے دل کو پہلے ٹٹول کر دیکھ لے کہ صرف ضد اور دشمنی کے طور پر ایسے لفظ لکھ رہا ہے یا کسی نیک نیت پر یہ کام مبنی ہے۔

فرمایا: مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہئے، بلکہ زیادہ تر دعا سے کام لینا چاہیے اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا: لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے، مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں، جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔

فرمایا: یہ آسمانی کام ہے اور آسمانی کام رک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں۔

فرمایا: لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا۔

فرمایا: دولت مندوں میں نخوت ہے، مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا تکبر ایک دیوار کی طرح ان کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جاوے گی تو وہ انکسار کے ساتھ آویں گے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہے، تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔

تقویٰ کی بابت نصیحت

اپنی جماعت کی خیر خواہی کیلئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے، کیونکہ یہ بات عقل مند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129)

ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا میں تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں، تو اس کا غیض وغضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کیلئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کیے گئے۔ جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے، لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو پکارتی ہے، لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

قول وفعل میں مطابقت

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھل دار درخت ہو جائے پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدا نخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے، وہ غنی ہے، وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیش گوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی، لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح کا فتح کا وعدہ ہے، تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے، یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی شرائط مخفی ہوں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 5 تا 8)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

124ویں جلسہ سالانہ قادیان 2018 کی رپورٹ (آغاز جلسہ سے 127واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 124ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا
آپ کا ہر ہر لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے کا ثبوت ہے

اِن آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود و سلام سے کریں
تا کہ ہم جلد از جلد اُن برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ میں نے اس بستی یعنی قادیان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے، میں نے اسلام کی پیشگوئیاں نبی کریم ﷺ کے خادم صادق کے ہاتھ پر پوری ہوتے ہوئے دیکھی ہیں ☆
دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویدار آئے اور انہوں نے اپنی تبلیغ دنیا میں پھیلانے کی پیشگوئیاں کیں لیکن سوائے ایک کے کسی کی بات پوری نہ ہوئی
اور یہ وہی شخص ہے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے جس کی لوح پر تحریر ہے "مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدیؑ" ☆

☆ میں نے احمدی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور احمدی مسلمانوں سے مل کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور احمدی دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ سچے اور بہتر مسلمان ہیں ☆
مجھے نہیں معلوم کتنی صدیاں مزید گزریں گی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ دنیا میں سب سے بلند نعرہ قادیان کی پاک بستی کا گونجے گا، انشاء اللہ ☆

جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

☆ جماعت محبت کا جو پیغام دُنیا بھر میں پھیلا رہی ہے وہ قابل تعریف ہے، میں حضور انور کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ محبت کا پیغام دنیا بھر میں پھیلا رہے ہیں
آپ کی جماعت کے خلیفہ پوری دنیا میں محبت اور آپسی بھائی چارے کی تعلیم دے رہے ہیں اور پوری دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ☆
☆ مسلم سماج ہمیشہ سے سکھ مذاہب کے ماننے والوں کا ہمدرد رہا ہے، مسلم سماج نے ہر مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا ہے اور ان دونوں مذاہب کی خصوصیت ہے کہ یہ واحد لاشریک خدا کی عبادت کرتے ہیں ☆
☆ دنیا میں بہت کم جلسے ایسے ہوتے ہیں جہاں سے انسانیت کا نعرہ بلند ہوتا ہے، انسانیت کی خدمت سب سے عظیم کام ہے جو آپ کی جماعت کر رہی ہے ☆
☆ آج جس احسن طریق سے محبت اور امن کا پیغام جماعت کی طرف سے دیا جا رہا ہے وہ قابل تعریف ہے ☆

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی بعض سیاسی و مذہبی شخصیات کے تاثرات

● 48 ممالک کی نمائندگی، 18,864 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت
● حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,345 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

● نماز تہجد ● درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ● علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ● جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ● مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات ● ملکی و غیر ملکی زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کی ترجمانی ● احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ● 34 نکاحوں کے اعلانات ● پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ● پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ● 19 تا 21؍دسمبر عربی پروگرام "اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْحُ جَآءَ الْمَسِيْحُ" کی ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل قادیان اسٹوڈیو سے لائیو نشریات ● 3 تا 5؍جنوری The Messiah of the Age کے عنوان سے افریقہ کیلئے لائیو پروگرام کی نشریات ☆

رپورٹ: منصور احمد مسرور (منتظم رپورٹنگ)

(دوسری قسط)

پہلا دن 28؍دسمبر 2018 (بروز جمعہ)

پہلا دن دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی محترم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب آف بنگال نے کی۔ انہوں نے سورہ نور کی آیات 52 تا 56 کی تلاوت کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد نے پیش کیا۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

مکرم رضوان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے بعنوان "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عائلی زندگی کو بہترین بنانے کے حوالہ سے واقعات کی روشنی میں" کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں فرمایا کہ عائلی زندگی کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا عکس کامل ہے۔ چنانچہ اس اصل کی روشنی میں جب ہم عائلی زندگی کے حوالہ سے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عائلی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اُسے عین آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ کے مطابق پاتے ہیں۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی آنحضرت ﷺ کی اتباع کیا کرتے تھے۔
(سیرت المہدی، حصہ دوم، صفحہ 492)

کسی شخص کی عائلی زندگی کے حوالہ سے اس کے قریبی رشتہ دار ہی بہتر گواہی دے سکتے ہیں چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادر نسبتی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت ام المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک ideal جوڑے کی ہونی چاہئے۔" (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ، صفحہ 231)

مائی امام بی بی صاحبہ جو اپنے خاوند حضرت ٹھیکیدار محمد اکبر صاحب کی وفات کے بعد حضور علیہ السلام کے گھر رہتی تھیں فرماتی ہیں:

"ہم نے کبھی حضرت امّ المؤمنین کو نہیں دیکھا کہ کسی بات پر بھی حضرت صاحب سے ناراض ہوئی ہوں (آپ ہمیشہ) حضرت صاحبؑ کا ادب کرتیں اور آپؑ کو خوش رکھتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ سلوک اس زمانہ کے دستور اور ماحول کے اس قدر مخالف تھا کہ بقول حضرت مولوی

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ ان کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے‘‘

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابہ حضرت خَلَّادْ بن عَمرو بن جَمُوح اور حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنھم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

’’اے ہند! عمرو بن جموح، تیرا بیٹا خلّاد اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں‘‘

امریکہ کی ایک بہت پرانی، نیک، مخلص بزرگ احمدی خاتون سسٹر عالیہ شہید احمد اہلیہ مکرم احمد شہید صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

’’اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں بھی وہ روح اور خدمت دین کا جذبہ پیدا فرمائے جو ان میں تھا‘‘

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 رجنوری 2019ء بمطابق 11 رصلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت خَلَّادْ بن عَمرو بن جَمُوح انصاری صحابی تھے اور بدری صحابہ میں شامل تھے۔ آپ اپنے والد حضرت عَمرو بن جَموح اور بھائیوں حضرت مُعاذؓ، حضرت ابوایمنؓ، اور حضرت مُعَوَّذؓ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت ابوایمن کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کے بھائی نہیں تھے بلکہ آپ کے والد حضرت عَمرو بن جَموح کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 184، خَلَّادْ بن عمروؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

جنگ بدر کے لئے روانہ ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر ایک جگہ سُقْیَا کے پاس قیام کیا۔ حضرت عبداللہ بن قَتَادَہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُقْیَا، مدینہ سے باہر ایک جگہ تھی جہاں کنواں بھی تھا ایک، اس کے قریب نماز ادا کی اور اہل مدینہ کے لئے دعا کی۔ حضرت عَدِیّ بن اَبِی الزَّغْبَاء اور بَسْبَس بن عَمرو اسی جگہ اس قیام کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بعض روایات کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کا اس جگہ قیام کرنا اور اصحاب کا جائزہ لینا بہت اچھا ہے اور ہم اسے نیک فال سمجھتے ہیں کیونکہ جب ہمارے یعنی بنوسلمہ اور اہل حُسَیکہ کے درمیان معرکہ ہوا تھا تو ہم نے یہیں پڑاؤ ڈالا تھا۔ اسلام سے پہلے کی پرانی بات بیان کر رہے ہیں۔ مدینہ کے نواح میں ذُباب نامی ایک پہاڑ ہے حُسَیکہ اس پہاڑ کے پاس ہی مقام تھا جہاں بڑی تعداد میں یہود آباد تھے۔ اسی مقام پر کہتے ہیں کہ ہم نے بھی اپنے اصحاب کی حاضری اور جائزہ لیا تھا اور جو لوگ جنگ کی طاقت رکھتے تھے ان کو اجازت دی تھی اور جو ہتھیار اٹھانے کے قابل نہ تھے ان کو واپس بھیج دیا تھا اور پھر ہم نے حُسَیکہ کے یہود کی طرف پیش قدمی تھی۔ اس وقت حُسَیکہ کے یہود سب یہود پر غالب تھے پس ہم نے انہیں جس طرح چاہا قتل کیا۔ ان کی آپس میں بڑی جنگ ہوئی۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے امید ہے کہ جب ہم لوگ قریش کے مقابل ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ آپؐ کی آنکھوں کو ان سے ٹھنڈک عطا کرے گا یعنی آپؐ کو بھی فتح حاصل ہوگی جس طرح پرانے زمانے میں ہمیں ہو چکی ہے۔

حضرت خَلَّادْ بن عمرو کہتے ہیں کہ جب دن چڑھا تو میں خُرْبیٰ میں اپنے اہل کے پاس گیا۔ خُرْبیٰ اس محلے کا نام ہے جہاں بنوسَلِمہ کے گھر تھے۔ کہتے ہیں میرے والد حضرت عَمرو بن جَمُوح نے کہا کہ میرا خیال تھا کہ تم لوگ جا چکے ہو۔ پہلی روایت جو بیان ہوئی تھی اس میں یہ لکھا تھا کہ والد عَمرو بن جَمُوح کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے لیکن اس روایت سے اور بعد کی روایتوں سے بھی یہی پتہ لگتا ہے کہ والد شامل نہیں تھے۔ میں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُقْیَا کے میدان میں لوگوں کا جائزہ اور گنتی کروا رہے ہیں۔ تب حضرت عمروؓ نے کہا کہ کیا ہی نیک فال ہے۔ واللہ! میں امید رکھتا ہوں کہ تم غنیمت حاصل کرو گے اور مشرکین قریش پر کامیابی حاصل کرو گے۔ جس روز ہم نے حُسَیکہ کی طرف پیش قدمی کی تھی ہم نے بھی یہیں پڑاؤ ڈالا تھا۔ اس پرانی بات کی یہ بھی تصدیق کر رہے ہیں جو پہلے روایت میں آ گئی ہے کہ یہودیوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی۔

حضرت خَلَّادْ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حُسَیکہ کا نام بدل کر سُقْیَا رکھ دیا۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں اس جگہ کو سُقْیَا کو خرید لوں۔ لیکن مجھ سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے دو اونٹوں کے عوض خرید لیا اور بعض کے مطابق سات اُوْقِیَہ یعنی دو سو اسّی درہم کے عوض خریدا تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا رَبِحَ الْبَیْعُ یعنی اس کا سودا بہت ہی نفع مند ہے۔

(کتاب المغازی، جلد اوّل، صفحہ 37 تا 38، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء) (معجم البلدان، جلد 3، صفحہ 258 ’’سقیا‘‘ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (وفاء الوفاء، جلد 3، صفحہ 1200 ’’خربیٰ‘‘ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1984ء) (لغات الحدیث، جلد اوّل، صفحہ 82 ’’اوقیہ‘‘ مطبوعہ علی آصف پرنٹرز لاہور 2005ء)

حضرت خَلَّادْ کے والد حضرت عَمرو بن جَمُوح بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ خَلَّادْ اور آپ کے والد حضرت عَمرو بن جَمُوح اور حضرت ابوایمن تینوں غزوۂ اُحد میں شامل ہوئے تھے اور ان تینوں نے جام شہادت بھی نوش کیا۔ (مستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 226، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر مناقب عمرو بن الجموحؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) یعنی خود بھی اور بھائی بھی اور والد بھی یہ تینوں جنگ اُحد میں شامل ہوئے تھے۔ والد ان کے جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ ان کی شامل ہونے کی خواہش تھی لیکن ان کی ٹانگ کی مجبوری کی وجہ سے، ان کی ایک ٹانگ میں لنگڑاہٹ تھی۔ صحیح نہیں تھے، معذور تھے۔ اس لئے ان کو بدر میں ان کے بیٹوں نے شامل ہونے سے روک دیا تھا۔

حضرت خَلَّادْؓ کے والد حضرت عمرو بن جموحؓ کے بارے میں آتا ہے کہ بدر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تحریک فرمائی تو عمرو کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی معذوروں کو جنگ سے رخصت دی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے بیٹوں نے بھی انہیں روک دیا تھا کہ ہم چار لڑکے لڑنے جا رہے ہیں تو پھر آپ کو کیا ضرورت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو رخصت ہے۔ اور پھر یہ باوجود خواہش کے بیٹوں کے کہنے پر جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن جب اُحد کا موقع آیا تو عمرو اپنے بیٹوں کو کہنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے بدر میں بھی شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ اُحد کا موقع آیا ہے تو مجھے روک نہیں سکتے۔ میں لازماً جاؤں گا اور اُحد میں شریک ہوں گا۔ بہرحال انہوں نے کہا اب تم مجھے روک نہیں سکتے اور میں لازماً اس میں شامل ہوں گا۔ پھر اولاد نے ان کو اُن کی معذوری کے حوالے سے روکنا چاہا تو یہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میں خود ہی حضور سے اجازت لے لوں گا۔ چنانچہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اس دفعہ پھر مجھے جہاد سے روکنا چاہتے ہیں۔ پہلے بدر میں روکا تھا۔ اب اُحد میں بھی جانے نہیں دیتے۔ میں آپؐ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی مراد قبول کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو! بیشک اللہ تعالیٰ کو آپ کی معذوری قبول ہے اور جہاد آپ پہ فرض نہیں ہے لیکن ان کے بیٹوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان کو نیک کام سے نہ روکو۔ ان کی دلی تمنا اگر ایسی ہے تو پھر اسے پورا کرنے دو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرما دے۔ چنانچہ حضرت عمرو نے اپنے ہتھیار لئے اور یہ دعا کرتے ہوئے میدان اُحد کی طرف روانہ ہوئے کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً وَلَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خَائِبًا کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے گھر کی طرف ناکام و نامراد واپس لے کر نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی دعا کو قبول کیا اور انہوں نے وہاں جام شہادت نوش کیا۔

(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 195 تا 196، خَلَّادْ بن عمروؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت خَلَّادْ کی والدہ حضرت ہند بنتِ عَمرو (اُن کے والد کا نام بھی عمرو تھا اور خاوند کا نام بھی) حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ غزوۂ اُحد میں حضرت ہِند نے اپنے خاوند، اپنے بیٹے اور اپنے بھائی کو شہادت کے بعد اونٹ پر لادا۔ پھر جب ان کے متعلق حکم ہوا تو انہیں واپس اُحد لوٹایا گیا اور وہ وہیں اُحد میں دفن کئے گئے۔

(اصابہ، جلد 2، صفحہ 287، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

جب پتہ لگا ہے کہ شہید ہو گئے ہیں تو یہ تینوں کو پہلے مدینہ لانے کیلئے لے کر آئی تھیں، لیکن پھر واپس لے گئیں اور اس کی تفصیل بھی آگے بیان ہوئی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی مرضی تھی کہ اُحد کے یہ شہداء اُحد میں ہی دفن

ہوں۔اس واقعہ کی تفصیل اس طرح ملتی ہے کہ حضرت عائشہؓ غزوۂ اُحد کے بارہ میں خبر لینے کیلئے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں۔اس وقت تک پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔جب آپؓ،(حضرت عائشہ) حرّہ کے مقام تک پہنچیں تو آپ کی ملاقات ہند بنت عمرو سے ہوئی جو کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی ہمشیرہ تھیں۔حضرت ہند اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھیں۔اس اونٹنی پر آپ کے شوہر حضرت عَمرو بن جَموح، بیٹے حضرت خَلّاد بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو کی نعشیں تھیں۔جب حضرت عائشہؓ نے میدان جنگ کی خبر لینے کی کوشش کی تو حضرت عائشہؓ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ تم پیچھے لوگوں کو کس حال میں چھوڑ آئی ہو؟ اس پر حضرت ہند نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مصیبت آسان ہے، جب آپؐ خیریت سے ہیں تو پھر کوئی ایسی بات نہیں۔اسکے بعد حضرت ہند نے یہ آیت پڑھی۔وَ رَدَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِغَیۡظِہِمۡ لَمۡ یَنَالُوۡا خَیۡرًا ؕ وَ کَفَی اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡقِتَالَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیۡزًا (الاحزاب:26) یعنی اور اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ان کے غیظ سمیت اس طرح لوٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے حق میں قتال میں کافی ہو گیا اور اللہ بہت قوی اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ اونٹنی پر کون کون ہیں؟ تب حضرت ہند نے بتایا کہ میرا بھائی ہے، میرا بیٹا خَلّاد ہے اور میرے شوہر عَمرِو بن جَمُوح ہیں۔حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ تم انہیں کہاں لئے جاتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ انہیں مدینہ میں دفن کرنے کیلئے لے جا رہی ہوں۔پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگیں تو اونٹ وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس پر وزن زیادہ ہے۔جس پر حضرت ہند کہنے لگیں کہ یہ تو دو اونٹوں جتنا وزن اٹھا لیتا ہے لیکن اس وقت یہ اس کے بالکل الٹ کر رہا ہے۔پھر انہوں نے اونٹ کو ڈانٹا تو وہ کھڑا ہو گیا۔جب انہوں نے اس کا رخ مدینہ کی طرف کیا تو وہ پھر بیٹھ گیا۔پھر جب انہوں نے اس کا رخ اُحد کی طرف پھیرا تو اونٹ جلدی جلدی چلنے لگا۔پھر حضرت ہند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ مامور کیا گیا ہے یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف اسی کام پر لگایا گیا تھا کہ یہ مدینہ کی طرف نہ جائے بلکہ اُحد کی طرف ہی رہے۔فرمایا کہ کیا تمہارے شوہر نے جنگ پہ جانے سے پہلے کچھ کہا تھا؟ کہنے لگیں جب عَمرو اُحد کی جانب روانہ ہونے لگے تھے تو انہوں نے قبلہ رُخ ہو کر یہ کہا تھا کہ اے اللہ! مجھے میرے اہل کی طرف شرمندہ کر کے نہ لوٹانا اور مجھے شہادت نصیب کرنا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی وجہ سے اونٹ نہیں چل رہا تھا۔فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ ان کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے اور عَمرِو بِن جَمُوح بھی ان میں سے ایک ہیں۔پھر آپ نے عَمرو بِن جَمُوح کی بیوی کو فرمایا کہ اے ہند! جس وقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس وقت سے فرشتے اس پر سایہ کئے ہوئے ہیں اور انتظار میں ہیں کہ اسے کہاں دفن کیا جائے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شہداء کی تدفین تک وہیں رکے رہے۔پھر فرمایا اے ہند! عمرو بن جَموح، تیرا بیٹا خَلّاد اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں۔اس پر ہند نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی رفاقت میں پہنچا دے۔

(کتاب المغازی، جلد اوّل، صفحہ 232 تا 233، غزوہ اُحد، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہو گا وہ حضرت عُقْبَہ بن عامِر ہیں۔ان کی والدہ کا نام فُکَیْہَہ بنت سکن تھا اور والد عامِر بن نابِیْ تھے۔ان کی والدہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔حضرت عُقْبَہ بن عامر ان چھ انصار میں سے تھے جو سب سے پہلے مکہ میں ایمان لائے اور بعد میں آپ بیعتِ عقبہ اولیٰ میں بھی شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 28، عُقْبَہ بن عامرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 8، صفحہ 301، فکیھہ بنت السکنؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اسکی کچھ تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرۃ خاتم النبیین میں لکھی ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششوں سے مدینہ میں اسلام کا پیغام پہنچا تھا۔فرماتے ہیں: اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب دستور مکہ میں اَشْہُر حُرُم کے اندر قبائل کا دورہ کر رہے تھے کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یثرب کا ایک مشہور شخص سُوَیْد بن صامت مکہ میں آیا ہوا ہے۔سُوَید مدینہ کا ایک مشہور شخص تھا اور اپنی بہادری اور نجابت اور دوسری خوبیوں کی وجہ سے 'کامل' کہلاتا تھا اور شاعر بھی تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پتہ لیتے ہوئے اس کے ڈیرے پر پہنچے اور اسے اسلام کی دعوت دی۔اس نے کہا کہ میرے پاس بھی ایک خاص کلام ہے جس کا نام مَجَلَّہ لُقْمان ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو کلام تمہارے پاس ہے مجھے بھی اس کا کوئی حصہ سناؤ۔جس پر سُوَید نے اس صحیفہ کا ایک حصہ آپؐ کو سنایا۔آپؐ نے اس کی تعریف فرمائی یعنی جو کچھ سنایا گیا تھا کہ اس میں اچھی باتیں ہیں۔مگر فرمایا کہ میرے پاس جو کلام ہے وہ بہت بالا اور ارفع ہے، بہت اونچے مقام کا ہے۔چنانچہ پھر آپؐ نے اسے قرآن شریف کا ایک حصہ سنایا۔جب آپؐ ختم کر چکے تو اس نے کہا ہاں واقعی یہ بہت اچھا کلام ہے۔اور گو وہ مسلمان نہیں ہوا مگر اس نے فی الجملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور آپؐ کو جھٹلایا نہیں۔لیکن افسوس ہے کہ مدینہ میں واپس جا کر اسے زیادہ مہلت نہیں ملی اور وہ جلد ہی کسی ہنگامہ میں قتل ہو گیا۔یہ جنگ بُعاث سے پہلے کی بات ہے۔

اسکے بعد اسی زمانہ کے قریب یعنی جنگ بُعاث سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک دفعہ حج کے موقع پر قبائل کا دورہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نظر چند اجنبی آدمیوں پر پڑی۔یہ قبیلہ اَوس کے تھے اور اپنے بت پرست رقیبوں یعنی خزرج کے خلاف قریش سے مدد طلب کرنے آئے تھے۔یہ بھی جنگ بُعاث سے پہلے کا واقعہ ہے۔گویا یہ طلب مدد اسی جنگ کی تیاری کا ایک حصہ تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سن کر ایک نوجوان شخص جس کا نام اِیَاس تھا بے اختیار بول اٹھا کہ خدا کی قسم! جس طرف یہ شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلاتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔یعنی جنگ کے لئے مدد طلب کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمارا رجوع ہو۔مگر اس گروہ کے سردار نے ایک کنکروں کی مٹھی اٹھا کر اس کے منہ پر ماری اور کہا چپ رہو۔ہم اس کام کے لئے یہاں نہیں آئے اور اس طرح اس وقت یہ معاملہ یوں ہی دب کر رہ گیا۔مگر لکھا ہے کہ ایاس جب وطن واپس گیا، جب فوت ہونے لگا تو اس کی زبان پر کلمہ توحید جاری تھا۔

اسکے کچھ عرصہ بعد جب جنگِ بُعاث ہو چکی تو 11 نبوی کے ماہ رجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں یثرب والوں سے پھر ملاقات ہوئی۔یہ نبوت کے گیارھویں سال کی بات ہے۔آپؐ نے حسب ونسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت محبت کے لہجہ میں کہا ''کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں؟'' انہوں نے کہا ''ہاں! آپ کیا کہتے ہیں؟'' آپؐ بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا یہ موقع ہے۔ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت لے جائیں۔یہ کہہ کر سب مسلمان ہو گئے۔یہ چھ اشخاص تھے جن کے نام یہ ہیں:

1۔ابواُمامہ اسعد بن زُرَارَہ جو بنونجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اول تھے۔2۔عوف بن حارث یہ بھی بنونجار سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کے ننھیال کے قبیلہ سے تھے۔3۔رَافِع بن مالِک جو بنوزُرَیق سے تھے۔اب تک جو قرآن شریف نازل ہو چکا تھا وہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا۔4۔قُطْبَہ بِن عامِر جو بنی سلمہ سے تھے۔5۔عُقْبَہ بن عامِر جو بنی حرام سے تھے، (یہ انہیں کا ذکر ہو رہا ہے۔اس سارے واقعہ میں)، یہ عُقْبَہ بن عامر بدری صحابی تھے۔اور 6۔جابر بن عبداللہ بن رِئَاب جو بنی عُبَید سے تھے۔

اسکے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے۔ہم میں آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں۔ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ہم کو پھر جمع کر دے۔پھر ہم ہر طرح آپؐ کی مدد کیلئے تیار ہوں گے۔چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری اسباب کے لحاظ سے ایک بیم ورَجا کی حالت میں گزارا۔آپؐ اکثر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ دیکھیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے اور آیا یثرب میں کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔مسلمانوں کیلئے بھی یہ زمانہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ایک بیم ورجا کا زمانہ تھا۔کبھی امید کی کرن ہوتی تھی۔کبھی مایوسی ہوتی تھی۔وہ دیکھتے تھے کہ سرداران مکہ اور رؤسائے طائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو سختی کے ساتھ ردّ کر چکے ہیں۔دیگر قبائل بھی ایک ایک کر کے اپنے انکار پر مہر لگا چکے تھے۔مدینہ میں امید کی ایک کرن پیدا ہوئی تھی مگر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کرن مصائب وآلام کے طوفان اور شدائد کی آندھیوں میں قائم رہ سکے گی۔

دوسری طرف مکہ والوں کے مظالم دن بدن زیادہ ہو رہے تھے اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اسلام کو مٹانے کا بس یہی وقت ہے مگر اس نازک وقت میں بھی جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص صحابی ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم تھے اور آپؐ کا یہ عزم واستقلال بعض اوقات آپؐ کے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیتا تھا کہ یہ شخص کس قلبی طاقت کا مالک ہے کہ کوئی چیز اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔بلکہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں خاص طور پر ایک رعب اور جلال کی کیفیت پائی جاتی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بات کرتے تھے تو آپؐ کی باتوں میں بڑا رعب اور جلال ہوتا تھا اور مصائب کے ان تند طوفانوں میں آپؐ کا سر اور بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔یہ نظارہ اگر ایک طرف قریش مکہ کو حیران کرتا تھا تو دوسری طرف ان کے دلوں پر کبھی کبھی لرزہ بھی ڈال دیتا تھا۔ان ایام کے متعلق سر ولیم میور نے بھی لکھا ہے کہ

ان ایام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار وہ اور اس کا چھوٹا سا گروہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کا چھوٹا سا گروہ چند مسلمان اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے۔مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا، ولیم میور لکھتا ہے، کہ جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔یہ نظارہ ایک ایسا شاندار منظر پیش کرتا ہے جس کی مثال سوائے اسرائیل کی اس حالت کے اور کہیں نظر نہیں آتی کہ جب اس نے مصائب وآلام میں گھِر کر خدا کے سامنے یہ الفاظ کہے تھے کہ اے میرے آقا! اب تو مَیں ہاں صرف مَیں ہی اکیلا رہ گیا ہوں۔پھر لکھتا ہے کہ نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نظارہ اسرائیلی نبیوں سے بھی ایک

رنگ میں بڑھ کر تھا......محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ اسی موقعہ پر کہے گئے تھے کہ اے میری قوم کے صنادید! تم نے جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ میں بھی کسی امید پر کھڑا ہوں۔

بہر حال اسلام کے لئے یہ ایک بہت نازک موقع تھا۔ مکہ والوں کی طرف سے تو مکمل طور پر ایک ناامیدی ہو چکی تھی مگر مدینہ میں یہ جو بیعت کر کے گئے تھے ان کی وجہ سے بھی امید کی کرن پیدا ہو رہی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی توجہ کے ساتھ اس طرف نظر، نگاہ لگائے ہوئے تھے کہ آیا مدینہ بھی مکہ اور طائف کی طرح آپ کو ردّ کرتا ہے یا اس کی قسمت دوسرے رنگ میں لکھی ہے۔ چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو آپؐ بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منٰی کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو آپؐ کی نظر اچانک اہلِ یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپؐ کو ملے۔ اس دفعہ یہ بارہ اشخاص تھے جن میں سے پانچ تو وہی گزشتہ سال کے مصدّقین تھے اور سات نئے تھے اور اَوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1۔ اَبواُمَامہ اسعد بن زُرَارہ۔ 2۔ عوف بن حارث۔ 3۔ رَافع بن مالک۔ 4۔ قُطبہ بن عامر۔ 5۔ عُقبَہ بن عامر۔ عُقبَہ بن عامر جن کی سیرت بیان ہو رہی ہے یہ اس دفعہ بھی دوبارہ حج کے لئے آئے۔ 6۔ مُعاذ بن حارِث۔ یہ قبیلہ بنی نجار سے تھے اور 7۔ ذَکوَان بن عَبدِ قَیس قبیلہ بنوزُرَیق سے تھے۔ 8۔ ابوعبدالرحمٰن یَزِید بِن ثَعلَبَہ از بَنِی بَلِی اور 9۔ عُبادَہ بن صَامِت از بَنِی عَوف۔ وہ خزرج قبیلہ کے بَنِی بَلِی سے تھے اور یہ بَنِی عَوف سے تھے۔ 10۔ عباس بن عُبادَہ بِن نَضلَہ۔ یہ بنی سالم میں سے تھے۔ 11۔ اَبُواَلہَیثَم بن تَیہان یہ بَنِی عبدِ الاَشھَل کے تھے اور 12۔ عُوَیم بن سَاعِدَہ یہ اوس قبیلے کے بَنِی عَمرِو بن عَوف سے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان بارہ افراد سے ملے تھے۔ انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کی بنیاد، قیام کا بنیادی پتھر ہے۔ اس سے بنیاد پڑی۔ چونکہ اب تک جہاد بالسیف فرض نہیں ہوا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف ان الفاظ میں بیعت لی تھی جن میں آپؐ جہاد فرض ہونے کے بعد عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے یعنی یہ کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صدق وثبات کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔ یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عَقبہ کہلاتی ہے جو مکہ اور منٰی کے درمیان واقع ہے۔ عقبہ کے لفظی معنی بلند پہاڑی رستے کے ہیں۔

مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نَو مسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُصعَبْ بن عُمَیر کو جو قبیلہ عبدالدَّار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اسلامی مبلغ ان دنوں میں قاری یا مُقرِی کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سنانا تھا کیونکہ یہی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ تھا۔ چنانچہ مصعب بھی یثرب گئے تو یثرب میں مُقرِی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ بیعت عَقبہ ثانیہ جو تھی یہ 13 نبوی میں ہوئی تھی اور اس میں ستر انصار نے بیعت کی تھی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 221 تا 225، 227)

حضرت عُقبَہ بن عامر نے غزوہ بدر، اُحُد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ آپ غزوۂ اُحُد کے دن خَود میں سبز رنگ کے کپڑے کی وجہ سے پہچانے جا رہے تھے۔ آپ حضرت ابو بکر کے دورِ خلافت میں بارہ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 428، عُقبَہ بن عامرؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت عُقبَہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ ابھی وہ نَوعمر لڑکا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، میرے بیٹے کو دعائیں سکھائیں جن کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے اور اس پر شفقت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اے لڑکے! کہو کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَ صَلَاحًا یَتْبَعُہٗ نَجَاحٌ۔ (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 52، عُقبَہ بن عامرؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء) کہ اے اللہ! میں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حسن خلق کی دعا کرتا ہوں اور صلاح کے بعد کامیابی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

اب اس کے بعد مَیں امریکہ کی ایک بہت پرانی بزرگ احمدی کا ذکر کروں گا اور پھر ان کا جنازہ بھی جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان کا نام تھا سسٹر عالیہ شہید صاحبہ اور یہ احمد شہید صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 26 دسمبر کو ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی لمبی عمر عطا فرمائی اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ معذوری سے بھی بچایا۔ 105 سال کی ان کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

امیر صاحب امریکہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو 1936ء میں بیعت کرنے کی سعادت عطا ہوئی اور آپ نے 1963ء سے 1966ء تک بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مرحومہ کو لجنہ اماء اللہ امریکہ میں پچاس سال پر محیط ایک لمبا عرصہ بطور جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری خدمت خلق اور مقامی صدر لجنہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ بہت شفیق اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو جماعت احمدیہ امریکہ کے ابتدائی وقت کے واقعات زبانی یاد تھے جن کا آپ اکثر ذکر کیا کرتی تھیں۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کرنے کا بھی ان کو موقع ملا۔ خاوند مکرم احمد شہید صاحب مرحوم کو امریکہ کی نیشنل عاملہ میں اور بطور صدر جماعت پٹس برگ (Pittsburg) خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ کے لواحقین میں ان کے اکلوتے بیٹے عمر شہید صاحب شامل ہیں جنہیں گزشتہ اٹھارہ سال سے بطور صدر جماعت پٹس برگ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ افریقن امریکن تھیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ سسٹر عالیہ کے بارے میں لکھتی ہیں کہ ان کی طرز زندگی، ان کی باتیں، ان کی ہر نقل وحرکت اس بات کا ثبوت پیش کرتی تھی کہ وہ اپنے عہدِ بیعت پر پختگی کے ساتھ عمل پیرا تھیں جو انہوں نے 76 سال پہلے باندھا تھا۔ ان کی خدمات صرف امریکہ تک محدود نہیں تھیں بلکہ ان کے معترف دنیا بھر میں تھے اور جب یہ ساری لجنہ بیرونی لجنات بھی پاکستانی لجنہ صدر کے انڈر تھیں تو اُس وقت حضرت مریم صدیقہ صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم تھیں وہ پوری دنیا کی لجنہ کی صدر تھیں۔ ان کی طرف سے اِن کی خدمات کو بہت سراہا بھی گیا تھا۔ یہ لکھتی ہیں کہ سسٹر عالیہ کا نام ایلا لوئس (Ella Louise) تھا اور ان کے منگیتر ولیم فرینک براؤننگ (William Frank Browning) افریقن میتھوڈسٹ چرچ (Methodist Church) کے بہت سرگرم رکن تھے۔ ان کی شادی ہونے والی تھی اور وہ اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے، جب ان کے میاں تک احمدیت کا پیغام پہنچا تو ولیم صاحب اپنے والدین کے ساتھ احمدی ہو گئے اور انہوں نے اپنا نام احمد شہید رکھا۔ عالیہ نے شادی تو کر لی لیکن بیعت نہیں کی۔ احمد شہید صاحب کچھ عرصہ بعد پٹس برگ جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور نہ صرف جماعتی طور پر مقبول ہوئے بلکہ ملک بھر میں اپنی تبلیغی کاوشوں کی وجہ سے مشہور ہو گئے۔ اسی دوران ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے عمر رکھا۔

عالیہ صاحبہ اپنے احمدی سسرال میں رہتی تھیں جہاں انہوں نے اپنے سسرال اور شوہر سے چھپ کر جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ اسی دوران ان تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب 'احمدیت یعنی حقیقی اسلام' پہنچی جسے پڑھ کر وہ بہت متاثر ہوئیں۔ بعد ازاں اپنے گھر میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسوں میں شرکت کرنے لگیں۔ پھر ایک روز بنگالی صاحب، مکرم عبدالرحمن بنگالی صاحب جو وہاں مبلغ تھے ان کا لیکچر سنا جس میں انہوں نے مسیح کی صلیب سے نجات اور کشمیر کی طرف ہجرت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ بیان کیا۔ یہ لجنہ صدر لکھتی ہیں کہ آپ کہا کرتی تھیں کہ اس کے بعد میں نے چرچ جانا ترک کر دیا اور مسجد میں جانے لگ گئی اور بالآخر 1936ء میں احمدیت قبول کر لی۔ اپنا نام عالیہ کس طرح رکھا؟ کہتی ہیں ایک کتاب میں مَیں نے ایک نام عالیہ پڑھا تھا جو مجھے اچھا لگا۔ احمدی ہونے کے بعد میں نے اسی نام کو اپنا لیا۔

سسٹر عالیہ ہمیشہ علم کی جستجو میں رہنے والی تھیں۔ مسجد کی صفائی کرتے، کھانا پکاتے، نماز پڑھتے صرف یہ نہیں کہ علم حاصل کر رہی ہیں بلکہ ہمیشہ عاجزی سے وقار عمل بھی کیا کرتی تھیں۔ جماعتی کام بھی کیا کرتی تھیں۔ اپنے ہاتھ سے۔ مسجد کی صفائی کرنا، کھانا پکانا ان کے یہ کام تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ ہم نے ان کو ہمیشہ نمازیں پڑھتے دیکھا۔ یہ اعلیٰ اخلاق کی باتیں ہیں۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے دیکھا۔ چندوں کی ادائیگی ان کو کرتے دیکھا۔ ہر وقت نیکی کی کوئی نہ کوئی تحریک لجنہ میں یہ کرتی رہتی تھیں۔ لکھتی ہیں کہ مرحومہ کی ساری توجہ لجنہ کے آپس میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا کرنے میں مرکوز تھی جس کے لئے اپنی آخری عمر میں انہوں نے لجنہ کو مخاطب کر کے متعدد خطوط لکھے۔ صدر لجنہ لکھتی ہیں کہ ایک آیت وہ بڑی دہرایا کرتی تھیں جو میں نے ان سے سنی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ (الصّف:5) کہتی ہیں یہ ہمیشہ دہراتی رہتی تھیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ (سورۃ البقرہ:149)

ترجمہ: پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا (سورۃ البقرہ:169)

ترجمہ: اے لوگو! اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

صدر لجنہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے امریکہ میں مسجد فنڈ کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح مسلم سٹوڈنٹس سکالرشپ فنڈ کا آغاز کیا۔ ان کی صدارت میں سب سے پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اسی طرح نیشنل تبلیغ ڈے کا آغاز بھی انہوں نے کیا جس میں لجنہ قرآن کریم کے ہزاروں نسخے، تبلیغی لیف لٹس، تعارفی پمفلٹس ملک کی لائبریریوں میں بھجوایا کرتی تھیں۔ انہوں نے لجنہ کا ایک میگزین بھی شروع کیا جس کا نام اس وقت کی جو پوری دنیا کی صدر لجنہ تھیں حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ، انہوں نے 'عائشہ' (Ayesha) رکھا تھا۔ انہوں نے ان سے نام رکھوایا۔ انہوں نے The path of faith اور Our Duties کے نام سے لجنہ کا لائحہ عمل بھی شائع کیا۔ ان کی تحریک پر امریکہ کی لجنہ ممبرات نے ڈنمارک میں بننے والی مسجد کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی۔ اسی طرح بالٹی مور، پٹس برگ وغیرہ کے مشن ہاؤسز کی آرائش وغیرہ کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے۔ یہ کہتی ہیں کہ سسٹر عالیہ بتایا کرتی تھیں کہ چونکہ اس دَور میں 98 فیصد لجنہ نئی نئی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی تھیں اس لئے ہم شروع میں لجنہ کو صرف نمازیں ادا کرنے اور رمضان میں روزے رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ اسی طرح فوراً احجاب پہننے کی بجائے پہلے کچھ سال تک صرف مناسب لباس کی طرف توجہ دلاتے تھے کہ اپنے لباس کو پہلے حیادار کرو پھر اگلا step آئے گا کہ حجاب لو، پردہ کرو۔ یہ نہیں ہے کہ آجکل کی طرح جو لجنہ میں شروع ہوگیا ہے کہ جو پردہ کرتی ہیں انہوں نے اپنے پردے اتار دئے ہیں۔ انہوں نے سٹیپ وائز (stepwise) لجنہ کو ایک سٹیج سے دوسری سٹیج میں لانے کے لئے کوشش کی، تربیت کی۔

پھر سسٹر عالیہ نے تمام لجنہ ممبرات کو قرآن کریم ناظرہ سکھانے میں بہت کوشش کی۔ روزانہ قرآن کریم پڑھانے کیلئے پروگرام بنائے۔ اسی طرح جو لجنہ ناظرہ مکمل کر لیتی تھیں ان کو روزانہ تفسیر کا کچھ حصہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی۔ عالیہ صاحبہ کی کوشش سے ناصرات کا سلیبس بھی بنایا گیا۔ ناصرات میں دینی علوم سیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ مرحومہ نے ممبرات میں قربانی کی روح پیدا کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی طرح چندہ جات کا حساب بھی بڑے ماہرانہ طریقے پر منظّم رکھتی تھیں۔

جب ان سے ایک دفعہ جماعت میں داخل ہونے کے بارے میں آنے والی مشکلات کے بارے میں پوچھا گیا تو کہتی تھیں کہ میں نے جماعت میں شمولیت کے بعد بہت سے ابتلا دیکھے ہیں۔ لیکن میں نے کمزوری دکھانے کے بجائے ہمیشہ استقامت دکھانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی کوشش کی ہے اور یہی وہ سبق ہے جو لجنہ کو گزشتہ پچاس سال سے زائد عرصہ سے میں دیتی رہی ہوں۔ یہ لکھتی ہیں کہ ان کی شخصیت استقامت کا مینار تھی جس سے ہم سب رہنمائی لیتے ہیں۔ پھر لکھتی ہیں کہ دین اسلام کے ساری دنیا پر غالب آنے کے متعلق ان کو یقین کامل تھا اور کہا کرتی تھیں کہ جب فتح اسلام آئے گی تو جماعت احمدیہ کا جو ماٹو ہے، جو نعرہ ہے کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' یہی دنیا میں راج کرے گا۔ اسی طرح ان کا نظام خلافت پر بھی کامل یقین تھا اور وہ اسے ہی فتح اسلام کی کنجی قرار دیا کرتی تھیں۔ یہ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ نظام خلافت قائم رہے گا اور انشاء اللہ اسی سے فتح ہوگی۔ پھر لکھتی ہیں کہ سینکڑوں فون کالز اور خطوط کے ذریعہ وہ ممبرات تک اس پیغام کو پہنچانے اور سمجھانے کی کوشش کرتی تھیں۔

23؍مارچ 2008ء کو یوم مسیح موعود پر انہوں نے لجنہ کو جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ اس سال یکم جنوری 2008ء کو ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے اپنی مساجد اور مشن ہاؤسز میں اکٹھے ہوئے اور شکرانے کے طور پر نماز تہجد ادا کی۔ ہم ایسا کیوں نہ کرتے کہ یہی تو وہ سال ہے جس میں ہمارے پیارے مسیح موعودؑ کی پیاری خلافت کو قائم ہوئے ایک سَو سال ہوئے ہیں۔ پھر آگے لکھتی ہیں کہ اے میرے اللہ! احمدیت کی راہ میں حائل تمام روکوں کو دور فرما اور ہمیں وہ فتح دکھا دے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمارے مسیح موعودؑ نے اس جماعت کی بنیاد رکھی اور ہم سب کو جوڑ کر ایک جسم بنا دیا۔ اسی واسطے ہم احمدی ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ایک کی خوشی پر دوسرا خوش ہوتا ہے اور ایک کی پریشانی پر دوسرا غمزدہ ہوتا ہے۔ ہم اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ ایک ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے پیغام میں لکھا ہے جو نومبائعین کو دیا اور وہاں سب احمدی لجنہ کو کہ اللہ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ میں خوش نصیب ہوں کہ میں نے جماعت کی ترقی اپنی زندگی میں دیکھی ہے۔ ہم پر اللہ کا کرم ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو اسلام کی اشاعت کے لئے اور خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ ہم ہر ہفتے خلیفۂ وقت کی آواز کو سن سکتے ہیں اور اس کی ہدایات پر عمل کر کے دین و دنیا کی ترقیات پا سکتے ہیں۔ پھر آخر میں انہوں نے لکھا۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اے میرے مولیٰ! فتح اسلام میں حائل تمام روکوں کو دور فرما دے۔ ہماری ذات کو اپنے دین کی صحیح عکاسی کرنے والا بنا دے اور ہمیں بے شمار ناصر دین عطا کر۔ تو اس طرح لجنہ کو خاص طور پر وہاں امریکہ کے جو حالات ہیں اس میں جو نومبائعات ہیں، افریقن امریکن ہیں ان کو اکٹھا کرنے میں ان کا بڑا کردار ہے۔

آپ کے بیٹے عمر شہید صاحب جو پٹس برگ کے صدر جماعت ہیں۔ لکھتے ہیں کہ میرے والدین احمدیت اور خلافت کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرنے والے سپاہی تھے۔ میری والدہ مستقل مزاجی کے ساتھ آپ کو خط لکھا کرتی تھیں۔ مجھے لکھ رہے ہیں وہ۔ اور مجھے بھی اس طرف توجہ دلاتی تھیں کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھو اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ دعا کرو کہ میں اور میری اولاد مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ لکھتے ہیں کہ جماعت کے لوگوں نے جس کثرت کے ساتھ میری والدہ کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے مجھے پہلے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ کس قدر وسیع پیمانے پر جماعت میں ان سے محبت اور عقیدت رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔

وہاں کی مقامی ایک اَور احمدی، امریکن سسٹر عالیہ عزیز لارڈ ہیں۔ کہتی ہیں کہ اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے یعنی عالیہ شہید نے بطور احمدی ایک مثالی زندگی گزاری۔ جب وہ سیکرٹری تعلیم تھیں تو ان کی وجہ سے کسی کا دل نہیں کرتا تھا کہ ان کے بنائے ہوئے تعلیمی ٹیسٹ میں فیل ہو اس لئے ہم سب اکٹھے مل کر ٹیسٹ کے لئے تیاری کیا کرتے تھے۔ کہتی ہیں عمر میں مجھ سے بہت بڑی تھیں لیکن پھر بھی میرے ساتھ دوستانہ تعلق تھا۔ ایک بات کہتی ہیں ان میں مَیں نے دیکھی ہے کہ جب کبھی کوئی علمی سوال ان سے کیا جاتا تو بجائے اپنی رائے کا اظہار کرنے کے، ادھر ادھر مارنے کے، ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے وہ ہمیشہ اسلامی تعلیم جو ہے اس بارے میں بتایا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا پختہ تعلق تھا جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔

پھر سسٹر جمیلہ حامد ہیں، اہلیہ حامد منیر صاحب ہیں۔ یہ بھی مقامی امریکن احمدی ہیں۔ یہ لکھتی ہیں کہ مجھے بہت پسند کرتی تھیں۔ اور ہمیشہ مجھے بتاتی تھیں کہ تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو۔ کہتی ہیں میری والدہ کی وفات پر انہوں نے مجھے محبت بھرا خط لکھا جس کی بدولت مجھے موت کا فلسفہ سمجھنے میں مدد ملی۔ فرشتہ سیرت تھیں۔ جب بھی مدد اور مشورے کی ضرورت ہوتی ان کو بس ایک فون کال کی دوری پر پایا۔ ہمیشہ مجھے بتاتیں کہ زندگی کا مقصد جماعت کی خدمت کرنا اور خلیفۂ وقت سے محبت کرنا ہونا چاہئے کہ یہی اس زمانے میں حبل اللہ ہے۔ ان کے یقین کامل اور خدا تعالیٰ سے گہری محبت کو میں ہمیشہ رشک کی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا انہیں موت سے ڈر لگتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جانا تو اپنے محبوب کے پاس ہی ہے تو پھر ڈر کس بات کا۔ ان کو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کا گہرا علم تھا جسے تمام عمر انہوں نے لوگوں تک پہنچایا۔

پھر ایک اور مقامی امریکن احمدی ڈاکٹر رشیدہ احمد ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ خود اسلامی تعلیمات پر بڑی سختی سے عمل کرتی تھیں لیکن دوسروں کو بڑے پیار سے نصیحت کیا کرتی تھیں۔ ان کی ہر نقل و حرکت میں محبت الٰہی جھلکتی تھی۔ کہتی ہیں مجھے ایک سے زائد مرتبہ ان کے گھر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا اور ہم ساتھ نماز پڑھتے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے جس کے بعد وہ مجھے خلفائے سلسلہ کی طرف سے آنے والے خطوط بڑی محبت اور چاہت سے دکھاتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ ان کی محبت کا اندازہ ان کی لکھی ہوئی نظموں اور تقریروں کو سن کر بخوبی ہو سکتا ہے۔ کہتی ہیں وہ نظمیں بھی لکھتی تھیں اور بڑے صبر والی تھیں۔ ہر مہینہ میں ان کو کال کر کے حال پوچھتی۔ ان کی گرتی ہوئی صحت کے بارے میں کہتی تو کبھی انہوں نے شکوہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرتی اور شکر کرتی تھیں۔

پھر اسی طرح ایک مقامی امریکن احمدی ہیں سسٹر عزیزہ، الحاج رشید کی اہلیہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ سسٹر عالیہ شہید صاحبہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کی مجسم تصویر تھیں گو کہ وہ دوسرے شہر میں رہتی تھیں لیکن پھر بھی میری والدہ کے ساتھ ان کی بہت دوستی تھی۔ میری والدہ کی وفات کے بعد بھی انہوں نے یہ تعلق ختم نہیں کیا۔ مجھے ہمیشہ ایسا لگتا تھا کہ شاید عالیہ صاحبہ کو پتہ ہے کہ کب مَیں سست ہوتی ہوں تو فوراً ایمان افروز خط بھجوا دیا کرتی تھیں۔

پھر ایک اور لجنہ ممبر خلّت صاحبہ لکھتی ہیں: 1949ء میں جب میں پہلی دفعہ امریکہ آئی تب عالیہ صاحبہ کے ساتھ تعارف ہوا۔ میں اس وقت آٹھ سال کی تھی جب میں پہلی دفعہ ان سے ملی۔ بہت محبت کرنے والی، ملنسار اور اچھا اثر چھوڑنے والی شخصیت کی حامل تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت دیرینہ اور پختہ تعلق تھا۔ اکثر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنی خط و کتابت کا ذکر کیا کرتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ عجیب روحانی شخصیت تھی اور سَو سال عمر ہونے کے باوجود بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کرتی تھیں جو کہ ہم سب کیلئے نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں بھی وہ روح اور خدمت دین کا جذبہ پیدا فرمائے جو ان میں تھا جیسا کہ ان کے بیٹے نے بھی اس کا اظہار کیا ہے۔

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ''اخبار بدر'' 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تاکہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

خلیفہ کی شخصیت کو اگر ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو انہیں سراپا امن کہا جا سکتا ہے

خلیفہ کی شخصیت نہایت خوبصورت اور پُروقار ہے جو فوراً دل پر اثر کرتی ہے

۞ حضور انور کو دیکھتے ہی ایسا محسوس ہوا جیسا کہ آپ کی ذات سے خدا تعالیٰ کا نور نکل رہا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو یہ تبصرہ کرتے دیکھا ہے اور میں خود اس کی گواہ ہوں۔ آپ کی موجودگی میں لوگ خدائی نور نازل ہوتا محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

۞ آج خلیفۂ اسلام کو دیکھ کر اور اُن کے خطاب کو سُن کر یوں محسوس ہوا جیسے ہماری کیتھولک کمیونٹی کے مذہبی رہنما پوپ ہم سے مخاطب ہوں، خلیفہ کا خطاب یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ظلمت کے پردے چاک کر رہا ہو۔ پس میں اُمید کرتی ہوں کہ لوگ خلیفہ کے خطاب کو سُن کر جہالت کو ترک کر کے روشنی کے اس نئے دَور میں داخل ہوں گے۔

۞ خلیفہ کی شخصیت نہایت خوبصورت اور پُروقار ہے جو فوراً دل پر اثر کرتی ہے، خلیفہ کی امن کے قیام کیلئے جو ایک انتھک کوشش ہے مَیں اُس کو دل کی گہرائیوں سے سراہتا ہوں۔

۞ آپ کے خلیفہ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اُن کے آنے سے فضا پر ایک عجیب اثر چھا گیا تھا، اُن کا پیغام بھی محبت اور اخلاص سے پُر تھا۔ آج اذان بھی سنی جس نے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور کے خطاب کے دوران میں اُن کی ایک ایک بات سے اتفاق کر رہا تھا۔

۞ حضور انور کا وجود تو گھائل کر دینے والا ہے، آپکا ہر جملہ ایسا تھا کہ میں اس سے محظوظ ہو رہی تھی، احساس ہوتا تھا کہ آپ دل سے باتیں کر رہے ہیں، حضور انور کی ذات میں ایک جاذبیت ہے، محسوس ہو رہا تھا کہ یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اسکے دل کی آواز ہے، حضور انور نہایت شفیق ہیں، آپ بہت نرم گو ہیں اور حقیقی طور پر دُنیا میں امن چاہتے ہیں۔

۞ خلیفہ کی تقریر بہت حوصلہ بخش اور دلوں کو گرمانے والی تھی، خلیفہ نے عالمگیر پیغام دیا ہے۔ خلیفہ کی شخصیت کو اگر ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو انہیں سراپا امن کہا جا سکتا ہے۔

مسجد بیت الصمد (بالٹی مور، امریکہ) کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20 اکتوبر 2018ء (بروز ہفتہ) (بقیہ رپورٹ)

تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الصمد (بالٹی مور) کے افتتاح کے موقع پر جو خطاب فرمایا اس خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆ ایک مہمان ٹیچر نے کہا: حضور انور کے خطاب نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ یہ وضاحت ضروری تھی۔ مجھے خاص طور پر اس بات پر خوشی ہوئی ہے کہ جو آپ نے مسجد کے مقاصد بیان فرمائے ہیں اور یہ کہ مسجد اپنے ہمسایوں کیلئے کِیا کیا کام آئے گی۔ ہمیں ایک دوسرے سے اختلافات کے باوجود مشترکہ امور پر اکٹھے ہونا چاہئے اور باہم مِل کر معاشرے کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے۔ یہ ایک شاندار پیغام تھا۔ اگر اس پر عمل ہو تو معاشرہ بہت بہتر ہو سکتا ہے۔

☆ ایک یونیورسٹی کے پروفیسر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کا پیغام کہ ہمیں مثبت چیزیں دیکھنی چاہئیں۔ جہاں ہمارے مابین اختلافات ہیں اسی جگہ ہم میں بہت سی چیزیں مشترکہ ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز پیغام تھا کہ جس کے ذریعہ ہم معاشرے میں اہم تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے، ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے۔ بہت ہی اچھا پیغام ہے۔ یو. ایس. اے کے ماحول میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ بطور امریکی ہمیں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بچوں کیلئے کام کرنا ہے، معاشرے میں سب کو ساتھ ملا کر آگے چلنا ہے۔ مجھے اس حیرت انگیز پیغام نے بہت متأثر کیا ہے۔

☆ گیمبین ایمبیسی سے تعلق رکھنے والے Lamin صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ خطاب بہت متأثر کُن تھا۔ مَیں خود بھی ایک احمدیہ سکول میں پڑھا ہوں۔ جو میں آج ہوں وہ احمدیہ جماعت کے باعث ہوں۔ میں آپ لوگوں کا بہت شکرگزار ہوں۔ مَیں گیمبیا کی ایمبیسیڈر اور تمام ملک کی جانب سے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گیمبیا میں آپ لوگوں کے رفاہی کام انتہائی شاندار ہیں۔ سکول، ہسپتال وغیرہ، ہر جگہ آپ انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ۔

☆ ایک خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں حضور انور کے پیغام کو سن کر بہت جذباتی ہوگئی ہوں۔ میرے لئے یہ بہت پُرسکون باتیں تھیں۔ ان میں امید نظر آتی ہے۔ آجکل کے حالات میں میرے لئے اس خطاب میں بہت ہی اہم پیغامات تھے۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں، کالے اور گورے کے درمیان یہاں بہت خلیجیں حائل ہیں۔ ہمیں ان سب دوریوں کا حل تلاش کرنا ہے اور یہ باہمی احترام سے ہی ممکن ہے۔ حضور انور نے جو ہمسایہ کی تعریف فرمائی ہے، ہمسایہ سے حسن سلوک کا جو پیغام دیا ہے، یہ میرے لئے بہت ہی شاندار تھا۔ اس پیغام کو سُن کر مجھے اسلام کے بارے میں مزید جاننے کی ترغیب ہوئی ہے۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا، ایک بہت ہی شاندار پیغام تھا۔ میں ہندو ہوں لیکن میں یہاں آیا ہوں، کیونکہ ہم سب انسان ہیں، ہمیں اکٹھے مل کر کام کرنا ہے۔ مجھے یہاں آ کر اور ایسا پیغام سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ بلال علی صاحب (Representative of State from 41 District) بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور نے جو پیغام دیا ہے اس کی گونج یہاں تمام افراد میں سنائی دے رہی ہے۔ باہمی اتحاد، یگانگت، محبت اور پیار کی فضا قائم کرنے میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ اسلام کے خلاف جو تحفظات پائے جاتے ہیں، انہیں دُور کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ آپ کا ماٹو ’’محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ ایسا پیغام ہے، جو ہم سب کیلئے ایک قابلِ قبول ماٹو ہے۔ حضور انور نے بروقت بہت سے مسائل کا حل ہمیں بتا دیا ہے۔ خاص کر یہاں کے حالات میں کافی حد تک سیاسی بیان بھی مسلمانوں کے خلاف جذبات ابھار رہا ہے، حضور انور جیسے اعلیٰ وجود کی یہاں آمد اور ان امور کے حوالہ سے رہنمائی بہت ہی اچھا قدم ہے۔ آپ نے ایسے ماحول میں بہت ہی پُرحکمت، دلائل سے پُر پیغام دیا ہے، جس سے کوئی بھی عقل رکھنے والا انکار نہیں کر سکتا۔ میں نے معاشرہ میں امن قائم کرنے کا بہت آسان حل سیکھا ہے، وہ یہ کہ اپنے گھر سے شروع کریں، ہمسایوں سے حسنِ سلوک کریں، آپ کو تمام دنیا کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے، صرف وہ افراد جن سے آپ ملتے جلتے ہیں، ان میں پیار بانٹیں، ان کی خدمت کریں تو تمام معاشرہ پُرامن ہو جائے گا۔ یہ ایک بہت ہی آسان نسخہ ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ دعوتِ حق کرو۔ اصل دعوتِ حق تو آپ کا اپنا نمونہ ہے۔ اگر آپ کا نمونہ اچھا ہے تو پھر تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔ بالٹی مور میں حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے احمدیہ مسلم جماعت میدان میں آئی ہے اور معاشرے میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کے لئے اس نے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے۔ یہ بہت ہی قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ لیکن آپ کے اچھے کام یہاں پر میڈیا میں اتنے پیش نہیں کئے جاتے اور ان کاموں کو سراہا نہیں جاتا۔ میں ہر حال میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔

☆ ڈسٹرکٹ 48 سے سٹیٹ نمائندہ بھی اس پروگرام میں شریک تھیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں کہنا چاہتی ہوں کہ میں اس خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خاص کر ایسے حالات میں جب مسلمانوں کے حوالہ سے معاشرے میں خوف پایا جاتا ہے اور اس ملک میں نسلی بنیادوں پر تفریق ہے، ان حالات میں مجھے بہت خوشی ہے کہ حضور انور نے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہر ایک سے محبت کرو اور کسی سے نفرت نہ کرو۔ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں چاہئیں، محبت، امن، انصاف، بالٹی مور کو یہ اعلیٰ اقدار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں اور اس اہم پیغام کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی ہے۔

☆ ان کے خاوند نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جیسا کہ میری اہلیہ نے کہا ہے، یہ ہمارے لئے بہت ہی اہم پیغام ہے۔ حضور انور کی موجودگی ہمارے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ ہم خود کوشش کر کے جتنی بھی معاشرے کی بہتری کی باتیں کر لیں، ان کا اتنا اثر نہیں ہو سکتا جتنا حضور انور کی موجودگی سے ہوا ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی صرف یہاں ہی نہیں بلکہ تمام یو ایس اے میں ایک شاندار کردار ادا

کررہی ہے۔ہم دونوں عیسائی ہیں اور ہمارے بہت سے مسلمان دوست ہیں اور ان سے بہت اچھا گہرا تعلق ہے۔آپ سب کی کاوشوں کا بہت شکریہ۔

☆ایک عمر رسیدہ خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے حضور انور سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ پیغام یو ایس اے کیلئے بہت اہم پیغام تھا۔ میری خواہش ہے کہ یو ایس اے میں مزید بھی ایسی بڑی شخصیات ہوں جو امن کے قیام کیلئے اپنا کردار ادا کریں، جیسا کہ حضور انور کوشش کررہے ہیں۔آپ کا بہت شکریہ۔

☆ایک مہمان عمیرہ قاضی صاحبہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ایک فیملی فرینڈ نے ہمیں یہاں آنے کی دعوت دی تھی اور میں اسی تجسس میں یہاں آئی تھی کہ جا کر احمدیوں کا پروگرام دیکھوں۔ میں حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہوں، حضور انور کا پیغام بہت اہم تھا۔حضور انور نے جو ہمیں یقین دلایا ہے کہ یہ مسجد اپنے مقاصد پورے کرنے والی ہوگی، میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ یہاں کی کمیونٹی اب کیسے ان مقاصد کو پورا کرتی ہے۔ میں یہاں نمازیں پڑھنے آؤں گی۔ میرے خیال میں آپ نے نہایت ہی موزوں وقت پر بڑے اچھے انداز میں ہمیں سمجھایا ہے۔ہمیں تمام اختلافات بھلا کر، مشترکہ باتوں پر اکٹھے ہو کر معاشرہ کی خدمت کرنی ہے۔ میری خواہش تھی کہ ہمیں کوئی ایسا پلیٹ فارم ملے اور یہ پلیٹ فارم حضور انور نے ہمیں فراہم کر دیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت نے بہت شاندار کام کیا ہے اور میں اس کام کو مزید بڑھتا اور پھیلتا دیکھنا چاہتی ہوں۔

☆نیو جرسی سے ایک میڈیکل سٹوڈنٹ لیلیٰ قاضی صاحبہ بھی اس پروگرام میں شریک تھیں۔ یہ کہتی ہیں: حضور انور نے جو سب لوگوں کو ساتھ ملا کر کام کرنے کا ارشاد فرمایا ہے، یہ بہت ہی اہم پیغام ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مسجد لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، نہ صرف عبادت کرنے کیلئے بلکہ مل کر معاشرہ کی خدمت کرنے کیلئے۔ میں اس پیغام سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خاص کر 9/11 کے سانحہ کے بعد مسلمانوں کو یہاں عجیب نظر سے دیکھا جاتا ہے، اسی طرح اسلامی مساجد کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت اچھا پروگرام تھا جس میں غیر مسلم بھی مدعو تھے، تاکہ وہ خود آکر مسجد کے مقاصد کے حوالہ سے کھل کر سوال کرسکیں اور اپنی تسلی کرسکیں۔حضور انور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کی جماعت معاشرے کی بہتری کیلئے بہت سے فلاحی کام کررہی ہے، میرے خیال میں غیر مسلم یہاں سے اسلام کے بارے میں بہت مثبت تصویر لے کر جائیں گے۔

☆مشعل صاحبہ جو کہ ایک پریسبیٹیرین چرچ میں منسٹر ہیں، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں حضور انور کے امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ حضور انور نے باہمی اتحاد، یگانگت پر زور دیا ہے اور خوف ختم کرکے محبت قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ پیغام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مساجد کے قیام کے حوالہ سے آپ نے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں، یہ بہت شاندار ہیں۔ پھر حضور نے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم کا بھی ذکر کیا ہے۔ میرے لئے یہ نئی چیزیں ہیں۔ میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ عیسائیت میں جو پیار محبت کی تعلیم دی گئی ہے، یہ تو وہی باتیں ہیں۔ جبکہ میڈیا ایک الگ ہی چیز پیش کرتا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حضور انور نے ہمیں یہ باتیں بتائی ہیں۔

☆ایک ہسٹورین ڈاکٹر فاطمہ صاحبہ بھی اس پروگرام میں مدعو تھیں۔ یہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: میری سپیشلائزیشن یو ایس اے میں اسلام ہے اور اس حوالہ سے میں نے یو ایس اے میں اسلام کی تاریخ پر کافی کام کیا ہوا ہے۔ میں کوئی دینی سکالر نہیں ہوں، بلکہ صرف تاریخ دان ہوں۔ اس حوالہ سے حضور انور نے جو یہ فرمایا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس دور میں اسلام کی تجدید کی ہے، میرا ذہن اُسی طرف لگا ہوا ہے اور میں اب اس حوالہ سے مزید تحقیق کو بڑھاؤں گی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب میری تحقیق کا محور نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں بلکہ آپ کی تحریرات اور ارشادات بھی ہیں، جنکے ذریعہ سے آپ نے یہ احیاء فرمایا ہے۔ حضور انور کا امن کا پیغام ایک حیرت انگیز پیغام ہے۔ آپ نے اسلامی حسنِ سلوک کو صرف مذاہب تک محدود نہیں رکھا بلکہ غیر مذہبی افراد سے بھی حسنِ سلوک کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ کا نظریہ ہے کہ بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب ہم سب ایک ہوکر بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے کام کریں۔ کیا ہی شاندار پیغام ہے۔ بطور مسلمان ہمیں شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اس لئے ایک عظیم مسلمان کی جانب سے اسلامی تعلیم بیان کیا جانا ایک احسن قدم ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس پروگرام میں آئی ہوں۔ دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆ایک خاتون نے کہا: میں ہر اتوار کو چرچ میں دنیا کے امن کیلئے دعا کرتی ہوں۔ حضور انور نے کہا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کے قریب آنا ہے، ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا ہے نہ کہ ایک دوسرے کے مذہب وعقیدہ وقومیتوں سے خوف کھانا ہے۔ ہمیں ایسا ہی ہونے کی ضرورت ہے۔ میں اسی لئے یہاں آئی ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں حضور انور سے مل سکوں لیکن یہاں بہت سے افراد ہیں، شاید یہ میرے لئے ممکن نہ ہو۔

☆ایک طالبہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کے خطاب نے ہم میں ایک جان ڈال دی ہے۔ مجھ میں یہاں آکر فخر کا احساس ہورہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم سب انسان ہیں اور حضور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب ہم سب ایک جیسے انسان ہیں تو پھر ہم میں کسی قسم کی نفرت کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ہمیں آج اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے کام کرنا ہے۔ میرے لئے یہ باتیں بہت ہی تقویتِ ایمان کا باعث بنی ہیں۔ بہت ہی متاثر کُن خطاب تھا۔

☆کیپٹن جوزف Conger اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرا گزشتہ کچھ عرصہ سے جماعت سے رابطہ ہے اور یہ بہت ہی تعاون کرنے والی جماعت ہے۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ حضور انور کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ پرامن معاشرہ کیلئے ہمیں اعلیٰ قیادت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضور انور کا وجود ہے۔

☆سیکرٹری آف سٹیٹ John Robin Smith نے پروگرام کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ ڈِنَر پر حضور انور کے قریب بیٹھنا ایک بہت ہی اعزاز کی بات تھی۔ اور دوسری طرف حضور انور کے بھائی تشریف فرما تھے۔ میری دونوں سے بہت اچھی گفتگو ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن کا قیام اور دیگر مذاہب کا احترام کرنا ایک شاندار پیغام تھا۔ میں نے گزشتہ چار سال سے دیکھا ہے کہ دیگر مذاہب سے رابطے کرنے کا کافی فائدہ ہوا ہے۔ حضور انور نے جو نصائح کی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام باتیں امن کے قیام میں اور معاشرے کی بہتری میں کلیدی کردار ادا کریں گی۔ بعض اوقات ہمارے معاشرے پر مشکل وقت بھی آتا ہے لیکن اچھے کام بھی ہورہے ہیں، جیسا کہ آج کا پروگرام تھا۔ میرا خیال ہے کہ ایسے پروگرام معاشرہ میں امن قائم کرنے کیلئے ناگزیر ہیں۔ حضور انور کے پیغام نے معاشرہ میں امن کے قیام کے ہر پہلو کا احاطہ کیا ہے۔

☆پروگرام میں ایک پادری فادر Joe بھی شامل تھے۔ یہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: آپ کے خلیفہ کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اُنکے آنے سے فضا پر ایک عجیب اثر چھا گیا تھا۔ اُنکا پیغام بھی محبت اور اخلاص سے پُر تھا۔ آج اذان بھی سنی جس نے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔

حضور انور کا پیغام بہت اہم ہے۔ یہ بہت ہی بروقت پروگرام تھا۔ حضور انور کے خطاب کے دوران میں ایک ایک بات سے اتفاق کررہا تھا کیونکہ میں بالٹی مور میں کئی مرتبہ احمدیہ مسجد گیا ہوا ہوں، اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو حضور انور نے فرمایا ہے گزشتہ چند سالوں سے دوسری مسجد میں ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ احمدیہ مسجد تمام کمیونٹی کیلئے کھلی ہے، میں کئی مرتبہ جمعہ پر بھی گیا ہوں۔ جیسا کہ خلیفہ نے کہا ہے، میں ان تمام باتوں کے عملی اظہار کا گواہ ہوں۔ مجھے یہ تمام باتیں سُن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہاں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اکٹھے ہوئے ہیں اور امن کی بات کررہے ہیں، یہی وہ بات ہے، جس کی نہ صرف ہمارے اس شہر کو بلکہ تمام دنیا کو ضرورت ہے۔ میں خلیفہ سے اور احمدیہ جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں اور خواہش رکھتا ہوں کہ اور بہت سے ایسے مواقع پیدا ہوں جہاں احمدیہ جماعت اپنے عملی نمونہ سے معاشرے کو پُرامن بنانے کیلئے اپنا کردار ادا کرتی رہے۔

☆ایک خاتون مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اول تو یہ ایک شاندار شام تھی۔ حضور انور کا وجود تو گھائل کردینے والا ہے۔ آپ کا ہر جملہ ایسا تھا کہ میں اس سے محظوظ ہورہی تھی۔ میں کئی مرتبہ اپنے علاقہ میں مسجد گئی ہوں۔ حضور انور کی باتیں سن کر احساس ہوتا تھا کہ آپ دل سے باتیں کررہے ہیں۔ آپ مسجد کو امن، محبت اور بھائی چارے کی جگہ قرار دے رہے تھے اور میں اس کی گواہ ہوں۔ میں یہاں آکر بہت خوشی محسوس کررہی ہوں۔ میں دیگر عالمی رہنماؤں سے بھی مل چکی ہوں لیکن حضور انور کی ذات میں ایک جاذبیت ہے۔ آپ کی باتیں دل سے نکلتی محسوس ہوتی ہیں، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان میں مخفی کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں تھا جو کہ مجھے بہت اچھا لگا۔ آپ جو کچھ کہہ رہے تھے وہ آپ کی دلی تمنا تھی اور محسوس ہورہا تھا کہ یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اسکے دل کی آواز ہے۔ حضور انور نہایت شفیق ہیں، آپ بہت نرم گو ہیں اور حقیقی طور پر دنیا میں امن چاہتے ہیں اور اس میں درپردہ کوئی ایجنڈا یا کوئی مخفی مقصد نہیں ہے۔

☆بالٹی مور کی میئر Catherine Pugh نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ پہلی چیز جو میں نے آپ کی شخصیت میں محسوس کی وہ یہ تھی کہ آپ کی موجودگی میں ایک روح پرور ماحول پیدا ہوجاتا ہے۔ آپ نے امن کے حوالہ سے بات کی ہے۔ یہ وہ پیغام ہے، جو آج وقت کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ہمارے شہر میں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اسکے حصول کیلئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

بلکہ ہماری سٹیٹ اور پھر تمام یو ایس اے اور تمام دنیا میں اس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پیغام ہر ایک کو سننا چاہئے۔ اگر ہم سُنیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دنیا کے مسائل کا واحد حل امن ہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھیں گے۔ مجھے آج یہاں آکر اور حضور انور سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور نے جو سب کو ساتھ لے کر چلنے کا پیغام دیا ہے یہ اہم ہے۔ ہم محروموں کا خیال رکھنے کیلئے جو بھی قدم اٹھائیں گے اس کا اثر ہم سب پر پڑے گا۔ باہمی محبت اور بھائی چارہ کا پیغام ہم سب کیلئے بہت اہم ہے۔ ہمارے معاشرے میں اسلحہ بہت عام ہوگیا ہے، ہمیں ایک دوسرے کی تربیت کرنی ہے، ایک دوسرے کو سمجھانا ہے کہ زندگی قیمتی ہے، ہمیں اسکی قدر کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے تاکہ معاشرہ میں امن قائم کرسکیں۔

☆ایک نیورولوجسٹ Robert Dewberry بھی پروگرام میں شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں: میں یہاں آکر بہت محظوظ ہوا ہوں۔ آپ کے روحانی امام کی تقریر بہت حوصلہ بخش اور دلوں کو گرمانے والی تھی۔ خلیفہ نے عالمگیر پیغام دیا ہے۔ خلیفہ کی شخصیت کو اگر ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو انہیں سراپا امن کہا جاسکتا ہے۔

☆بالٹی مور کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے Chris Keyl اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: آج کا پروگرام بہت شاندار تھا۔ میں 2015ء سے اس جماعت کو دیکھ رہا ہوں اور یہ مسلسل محبت، پیار اور امن کا پرچار کررہے ہیں۔ آج پہلی مرتبہ میں نے آپ کے امام سے بھی یہی باتیں سنی ہیں اور مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اصل پیغام کا منبع کیا ہے۔ آپ کے امام کی عظیم شخصیت سے یہ اچھائیاں نکلتی ہیں اور پھر ہر جگہ نچلی سطح پر ایک ایک احمدی میں سرایت کرتی ہیں اور پھر ہر ایک ان پر عمل کر کے دکھاتا ہے۔ آپ کی یہاں آمد بہت ہی مفید ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے یہاں کے حالات کچھ خراب رہے ہیں اور امن قائم کرنے والے اداروں کو بعض کمیونٹیز سے چیلنجز کا سامنا رہا ہے۔ خوشی ہے کہ اتنی بڑی شخصیت یہاں آئی ہیں اور سب کو امن کا پیغام دیا ہے اور ساتھ لے کر چلنے کی بات کی ہے۔ حضور انور کی ذات کی نمایاں خصوصیت حضور کی عاجزی اور انکساری ہے۔

☆ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے اس پروگرام سے پہلے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں نے حضور کی ذات میں عاجزی دیکھی ہے۔ جیسے ہی حضور انور تشریف لائے، مجھے آپ کی شخصیت بارُعب اور باوقار محسوس ہوئی۔ آپ ہر ایک کی بات سننے والے ہیں۔ آپ سے مل کر محسوس ہوتا ہے کہ آپ بنی نوع انسان کا حقیقی درد رکھتے ہیں۔

☆ایک خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں حضور انور کے قریب نہ تھی اور سکرین پر حضور انور کو پہلی مرتبہ دیکھا۔ آپ کو دیکھتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسا کہ آپ کی ذات سے خدا تعالیٰ کا نور نکل رہا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو یہ تبصرہ کرتے دیکھا ہے اور میں خود اس کی گواہ ہوں۔ آپ کی موجودگی میں خدائی نور نازل ہوتا محسوس کررہے ہوتے ہیں۔

☆ Mr. Chuck Hart (سارجنٹ بالٹی مور کاؤنٹی) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب نہایت ہی مدلّل اور طاقتور خطاب تھا جس میں انہوں نے یکجہتی اور معاشرہ میں امن کے قیام اور مسلمانوں کی مسجد کی اصل غرض پر روشنی ڈالی۔ خلیفہ نے اُن اعتراضات اور غلط فہمیوں کے بھی جوابات دیئے جو آج کل کے معاشرہ میں مسلمانوں کے بارہ میں پھیلائے جاتے ہیں۔ خلیفہ کے خطاب سے مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعۃً علم ہی حقیقی طاقت ہے جس سے جہالت دُور ہوتی ہے۔

☆Ms. Marie Marucci نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں آپ کی جماعت کے شعبہ تعلیم کیلئے اعزازی شیلڈز تیار کرتی ہوں۔ لہٰذا میرا جماعت کے ساتھ پہلے سے ایک تعارف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو بذریعہ MTA تو دیکھا ہوا تھا لیکن آج پہلی بار خلیفۃ المسیح کو بنفس نفیس دیکھ کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ حضور نے جو پیغام اپنے خطاب کے ذریعہ ہم تک پہنچایا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت اور اس نازک وقت کے عین مطابق ہے۔

☆ Mr. Russ Edwards (Government I.T. Contractor) نے بیان کیا: آج مَیں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے فنکشن میں شرکت کی ہے۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت پسند آیا جس میں انہوں نے غیر مسلم افراد کو تسلّی دلائی ہے کہ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد اس شہر میں امن کا ایک گہوارہ ثابت ہوگی۔

☆Ms. Grace Byerly نے کہا: میں ایک ریٹائرڈ پروفیسر ہوں اور تیس سال یہود اور مسلمانوں کے ساتھ کام کرچکی ہوں۔ آج خلیفۂ اسلام کو دیکھ کر اور اُن کے خطاب کو سُن کر یوں محسوس ہوا جیسے ہماری کیتھولک کمیونٹی کے مذہبی رہنما پوپ ہم سے مخاطب ہوں۔ خلیفہ کا خطاب یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ظلمت کے پردے چاک کر رہا ہو۔ پس میں اُمید کرتی ہوں کہ لوگ خلیفہ کے خطاب کو سُن کر جہالت کو ترک کر کے روشنی کے اس نئے دَور میں داخل ہوں گے۔

☆Ms. Ann Hp (Nurse) نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: آپ کے خلیفہ کا خطاب سننے سے پہلے میں اُن کی پروفائل انٹرنیٹ پر پڑھ چکی تھی۔ لہٰذا بہت خوشی محسوس کررہی ہوں کہ واقعۃً جیسا خلیفہ صاحب کی شخصیت کے بارہ میں انٹرنیٹ پر پڑھا ہے ٹھیک ویسا ہی اُن کی شخصیت کو نہایت نرم خُو اور خوب سیرت پایا۔ خلیفہ صاحب کا خطاب سمجھنے میں آسان لیکن دلوں پر ایک خاص اثر کرنے والا تھا۔ جو پیغام انہوں نے اپنے خطاب سے ہم تک پہنچایا ہے اگر اُس پر عمل کیا جائے تو یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے شہر اور تمام معاشرہ میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆Mr. Bill Millen (Retired Presbyterian) نے بیان کیا: آج کی تقریب میں آپ کی جماعت کی طرف سے مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر سن کر بہت اچھا لگا کہ آپ لوگ مذہب کو لے کر کھلے دل کے ساتھ بات کرنے کو تیار ہیں۔ نیز خطاب میں خلیفہ صاحب نے اُن مسائل کا بھی ذکر کیا جو مسلم دنیا میں آج مسلمانوں کو درپیش ہیں۔ تقریر کے آخر پر خلیفہ صاحب کا یہ پیغام کہ ہمیں مل کر اپنے عمل اور دعا کے ذریعہ سے ایک ہو کر امن کے قیام کیلئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے ایک ایسا اہم پیغام ہے جس میں ہماری دنیا کی بقا کے سامان ہیں۔

☆ Ms. Elaine Crawford (ریٹائرڈ ہائی سکول ٹیچر) نے اپنے تأثرات ان الفاظ میں بیان کئے: خلیفہ صاحب کو دیکھ کر مَیں وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہوں کہ اُن کی شخصیت کی طرح اُن کا پیغام بھی اخلاص سے پُر ہے۔ خلیفہ کی اس دنیا میں امن کے قیام کی کوششیں ہم سب کیلئے ایک نمونہ ہیں۔ ایک بات جس سے میں رنجیدہ ہوئی ہوں وہ یہ بات ہے کہ خلیفہ صاحب کو غیر مسلم احباب کو خاص طور پر یہ تسلّی دینی پڑی ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور یہ کہ ہمیں اسلام اور مسلمانوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن میں یہ بھی امید کرتی ہوں کہ حضور اس بات سے آگاہ ہیں کہ ہماری اکثریت اسلام کو پُرامن مذہب ہی سمجھتی ہے۔

☆Ms. Carol Rice بیان کرتی ہیں: آج اسلام کے خلیفہ کا خطاب سن کر اور ان کو دیکھ کر ایک خاص اعزاز محسوس کررہی ہوں کہ خدا کا ایک پیارا بندہ ہے جس نے ہم سے آج خطاب فرمایا ہے جو محض امن کی تعلیم دیتا ہے۔

☆Ms. Mary Ellen Vanni نے بیان کیا: آج کے اس پروگرام سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسلام واقعۃً اپنے نام کی طرح امن پسند مذہب ہے۔ اسلام کے خلیفہ جس طرز پر خطاب کرتے ہیں اور لوگوں سے ملتے ہیں اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی صاف دل شخصیت کے مالک ہیں۔ خلیفہ صاحب کی باتیں دلوں پر ایک خاص اثر کرتی ہیں جو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ مَیں امید کرتی ہوں کہ ہمارے بالٹی مور شہر میں آپ کی اس مسجد بیت الصمد کے ذریعہ سے اُمید اور امن کی ایک نئی کرن جنم لے گی۔

☆Ms. Barbara Baum اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں آپ کی مسجد میں آچکی ہوں۔ بہت خوبصورت عمارت ہے۔ آپ کے خلیفہ نے جو پیغام آج ہمارے شہر کے لوگوں کو دیا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت پیغام ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں جو غلط تأثرات معاشرہ میں پھیلائے گئے ہیں اُن کا نہایت خوبصورت طریق پر جواب دیا ہے۔ اگر ہم اُن کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں تو مَیں یقین رکھتی ہوں کہ دنیا ایک ایسے گھر کی مانند ہوجائے گی جہاں ہم سب برابر اور ایک ہوں گے۔

☆Rabbi Andrew Busch نے بیان کیا: جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت خوبصورت اور پُروقار ہے جو فوراً دل پر اثر کرتی ہے۔ خلیفہ کی امن کے قیام کیلئے جو ایک انتھک کوشش ہے مَیں اُس کو دل کی گہرائیوں سے سراہتا ہوں۔

......☆......☆......☆......

21راکتوبر 2018ء(بروز اتوار)

(واشنگٹن سے روانگی اور ہیوسٹن میں ورود مسعود)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق واشنگٹن سے ہیوسٹن کیلئے روانگی تھی۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اِس موقع پر احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ واشنگٹن کے Dallas ایئرپورٹ

کلامُ الامام

’’تکبر بہت خطرناک بیماری ہے
جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے رُوحانی موت ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 437)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔‘‘
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 601)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کیلئے روانہ ہوا۔

12 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ یونائیٹڈ ایئر لائن کے سینئر سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ دو بجے جہاز میں بورڈنگ ہوئی اور دو بج کر پینتیس منٹ پر یونائیٹڈ ایئر لائن کی پرواز UA 484 واشنگٹن کے Dulles ایئر پورٹ سے ہیوسٹن کے جارج بُش انٹرنیشنل ایئر پورٹ کیلئے روانہ ہوئی۔ جہاز کی روانگی کے کچھ دیر بعد پائلٹ کیبن سے یہ اعلان ہوا کہ حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے جہاز میں سفر کر رہے ہیں اور ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا گیا کہ حضور امن کے ایک عالمی سفیر (World Ambassador of Peace) ہیں اور دنیا میں مذہبی آزادی، رواداری اور امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔

قریباً تین گھنٹے پندرہ منٹ کے سفر کے بعد ہیوسٹن کے مقامی وقت کے مطابق 4 بجکر 50 منٹ پر جہاز ہوسٹن ایئر پورٹ پر اُترا۔ ہیوسٹن کا وقت واشنگٹن کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یوایس اے اور مکرم ڈاکٹر عطاء الرب صاحب سیکرٹری امور خارجہ ہیوسٹن نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ ہیوسٹن شہر کے میئر کا نمائندہ بھی حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

بعد ازاں ایک سپیشل پروٹوکول کے تحت حضور انور ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے اور 5 بجکر 15 منٹ پر جماعت کے سینٹر مسجد بیت السمیع کے لئے روانگی ہوئی۔ دوران سفر پولیس کے چھ موٹر سائیکل سوار قافلہ کو Escort کر رہے تھے جو قافلہ کے آگے چلتے ہوئے موٹر وے کو کلیئر کرنے کے ساتھ ساتھ موٹر وے کی طرف آنے والے تمام راستے بھی وقتی طور پر بلاک کرتے رہے۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت السمیع ہیوسٹن تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے ہیوسٹن کی مقامی جماعت کے ممبران کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں آسٹن، ٹینیسی، بالٹی مور، بے پوئنٹ، بوسٹن، ڈلاس، شیکاگو، جورجیا، فورتھ ورتھ، لاس اینجلس، کنٹوکی، میامی، لوریل اور سلور اسپرنگ سے بھی احباب مرد و خواتین بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے پہنچے تھے۔

ٹینیسی سے آنے والے احباب جماعت 830 میل کا سفر بارہ گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے جبکہ جار جیا سٹیٹ سے آنے والے احباب 850 میل کا سفر 13 گھنٹے میں اور کنٹوکی جماعت سے آنے والے احباب 1050 میل کا سفر بذریعہ کار 16 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔ بالٹی مور سے بذریعہ جہاز آنے والے احباب ساڑھے تین گھنٹے اور بے پوئنٹ اور بوسٹن سے بذریعہ جہاز آنے والے چار گھنٹے کی فلائٹ لے کر یہاں پہنچے تھے۔ اسی طرح میامی، لاس اینجلس، لوریل، سلور سپرنگ اور واشنگٹن سے آنے والے احباب اور فیملیز ساڑھے تین گھنٹے بذریعہ جہاز سفر کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے ہیوسٹن پہنچے تھے۔ مزید برآں کینیڈا اور جرمنی سے بھی بعض احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے ہیوسٹن پہنچ چکے تھے۔ اپنے آقا کا استقبال کرنے والوں کی تعداد سات صد سے زائد تھی۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد بیت السمیع کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی، ان تمام احباب مرد و خواتین نے بڑے پر جوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر ایک اپنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ بہت ہی خوشی کا سماں تھا۔ اس جماعت کیلئے یہ بہت ہی مبارک اور بابرکت دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت قدم ہیوسٹن کی سرزمین پر پہلی بار پڑے تھے۔ ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا اور کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ ہیوسٹن کے اس کمپلیکس کا کل رقبہ جس میں مسجد بیت السمیع واقع ہے، پانچ ایکٹر ہے۔ 1996ء میں یہ قطعہ زمین یہاں کے ایک مخلص دوست مکرم محمد یونس قریشی صاحب نے اڑھائی لاکھ امریکی ڈالر میں خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا۔

30 رجون 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے دوران اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

اس کمپلیکس کے پہلے phase کے طور پر 2001ء میں پانچ لاکھ ڈالرز کی لاگت سے دو ہال اور ایک مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ ان دونوں ہالوں میں نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔

پھر 2003ء میں محمد یونس قریشی صاحب نے ایک ملین ڈالرز خرچ کر کے مسجد بیت السمیع تعمیر کی اور یہ مسجد جماعت کو پیش کر دی۔ مسجد کے ہال میں ساڑھے پانچ صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اب پہلے سے تعمیر شدہ ہال شعبہ ضیافت کے تحت کھانا کھانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور ان میں بعض دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔

سال 2013ء میں تین لاکھ ڈالرز کے اخراجات سے ایک گیسٹ ہاؤس اور ایک لنگر خانہ تعمیر کیا گیا۔

مسجد میں 80 گاڑیوں کو پارک کرنے کیلئے باقاعدہ پکّا احاطہ ہے۔ اسکے علاوہ مزید 160 گاڑیوں کے پارک کرنے کی گنجائش بھی موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس دورہ کے دوران یہاں وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے گئے ہیں۔

مسجد کے ساتھ مردوں کے Overflow کیلئے ایک مارکی نصب کی گئی ہے۔ جس میں مزید 250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

ضیافت ہال والی بلڈنگ خواتین کے نماز پڑھنے کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ جس میں 280 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ اسکے علاوہ خواتین کیلئے ایک مارکی بھی لگائی گئی ہے جس میں 200 خواتین کی نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

مردوں اور عورتوں کے کھانا کھانے کیلئے دو مارکیاں علیحدہ علیحدہ لگائی گئی ہیں جن میں چھ صد افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک مارکی شعبہ خدمت خلق کیلئے ہے۔ ایک مارکی شعبہ رجسٹریشن اور سیکیورٹی چیک کیلئے ہے جس کا ایک حصہ مردوں کے پاس اور ایک حصہ عورتوں کے پاس ہے۔ ایک مارکی فرسٹ ایڈ کیلئے ہے۔

مسجد کے اندرونی احاطہ میں پارکنگ صرف permit کے ساتھ محدود طور پر رکھی گئی ہے۔ مسجد کی زمین کے ساتھ ایک چرچ کی بلڈنگ ہے جسکی پارکنگ استعمال کرنے کی جماعت کو اجازت دی گئی ہے۔ تقریباً 30 گاڑیاں وہاں پارک ہو جاتی ہیں۔

ہیوسٹن شہر کی میٹرو کی طرف سے اُن کی پارکنگ لاٹ میں جو کہ ہماری مسجد سے دس منٹ کے فاصلہ پر ہے جماعت کے استعمال کیلئے چار صد پارکنگ سپاٹس City کی طرف سے فراہم کئے گئے ہیں جہاں سے شٹل سروسز کے ذریعہ خدام احباب کو لے کر مسجد آتے ہیں۔ مسجد، اُسکے مینار اور گنبد کو نیز اس کے سارے کمپلیکس کو بڑی خوبصورت رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔

درختوں، پودوں اور مختلف باڑوں وغیرہ پر اس طرح رنگ برنگی روشنیاں لگائی گئی ہیں کہ رات کو ان کا نظارہ بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس کمپلیکس میں کھجور کے درخت بھی ہیں۔ ان کے تنوں کو زمین سے لے کر بلندی تک اس طریق سے رنگ برنگی بجلی کے قمقموں کی لڑیوں سے لپیٹا گیا ہے کہ وہ روشن جگمگاتے ہوئے بلند ستون نظر آتے ہیں۔ غرض یہ سارا علاقہ، یہ سارا ماحول رات بھر بڑا خوبصورت اور دل کو لبھانے والا منظر پیش کرتا ہے۔

پروگرام کے مطابق 8 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب نمازِ مغرب وعشاء کیلئے تشریف لائے تو مسجد سے باہر درج ذیل افراد حضور انور سے ملنے کیلئے کھڑے تھے۔

1.Captain David Escabor with Precint 4 Constable Office. 2.Nasir Abbasi Deputy Sheriff Hariss County. 3.Samantha Huges Deputy Sheriff Hariss County.

ان سب نے حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور نے مسجد میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی رہائش اسی کمپلیکس کے ایک حصہ میں ہے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلام الامام

’’یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے
ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 5)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی، حضرت عبداللہ بن عبدالاسد حضرت ابوسلمہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13رجولائی 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنوساعدہ سے تھا۔ بڑھاپے میں آپ بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔ غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور اس کے بعد کی جنگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ 60 ہجری میں حضرت معاویہ کے دور میں 75 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ غزوہ بدر میں شامل ہونے والے انصار صحابہ میں سے یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی کس طرح دلجوئی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک عورت کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے کہا کہ (ابو اُسید) نے میرے اور میرے بیٹے کے درمیان بنوعَبس میں فروخت کر کے دوری ڈال دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی کے مالک کو بلایا۔ جب بلایا تو دیکھا کہ وہ ابواُسَید ساعدی تھے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اس کے اور اس کے بچے کے درمیان دوری ڈالی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ بچہ چلنے سے معذور تھا اور یہ اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ اس لئے میں نے اس کو بنوعبس میں فروخت کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے کے آؤ۔ چنانچہ حضرت ابواُسَید جا کر اس بچے کو واپس لائے اور اسے اس کی ماں کو لوٹا دیا۔ آپ نے فرمایا ماں کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہیں دی جاسکتی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام رکھا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابواُسَیدؓ کے ہاں ان کے بیٹے پیدا ہوئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ابواُسَید نے کوئی نام بتایا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اسکا نام مُنذِر رہے۔

سوال جب حضرت ابواُسید کی بینائی زائل ہوگئی تو آپ نے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کی شہادت سے پہلے حضرت ابواُسَید الساعدی کی بینائی زائل ہوگئی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بینائی سے نوازا اور وہ ساری برکات میں نے دیکھیں اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہا تو میری بینائی ختم کردی۔

سوال حضرت ابواُسید ساعدی کی دیانت داری کا کیا ایمان افروز واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مروان بن الحکم حضرت ابو اُسَید ساعدی کو صدقے پر عامل بنایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے زکوۃ کا مال تقسیم کیا۔ گھر میں جا کر سوئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ ان کی گردن سے لپٹ گیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھے اور خادمہ سے پوچھا کہ کیا مال میں سے کوئی چیز رہ گئی ہے۔ وہ بولی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا بات ہے کہ سانپ میری گردن میں لپٹ گیا تھا۔ دیکھو شاید کچھ رہ گیا ہو۔ جب انہوں نے دیکھا تو وہ بولی کہ ہاں اونٹ کو باندھنے والی ایک رسی ہے جس کے ساتھ ایک تھیلے کا منہ باندھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابواُسَید نے وہ رسّی بھی جا کر ان کو واپس کردی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار قبائل کے متعلق کیا رائے ظاہر فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابواُسَید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انصار کے تمام قبائل میں سب سے اچھے بنونجار کے گھرانے ہیں۔ پھر بنوعبدالاُشْہَل، پھر بنوحارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہی خیر ہے۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شادی اور اس کے ٹوٹنے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کہ جب عرب فتح ہوا اور اسلام پھیلنے لگا تو کندہ قبیلہ کا ایک شخص لقمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ایک بیوہ بہن ہے آپ اس سے شادی کر لیجئے۔ آپؐ نے عرب کے قبائل کے اتحاد کی خاطر یہ درخواست قبول کر لی اور آپ کی شادی اس عورت سے ہوگئی۔ جب وہ مدینہ آئی تو کسی عورت نے اسے بہکا دیا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئیں تو تم کہہ دینا کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس سے تمہارا آنحضرتؐ پر رعب قائم ہوجائے گا۔ چنانچہ جب آپؐ اس کے پاس آئے تو اس نے ایسا ہی کہا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تو نے ایک بڑی ہستی کا واسطہ دیا ہے اس لیے میں تیری درخواست قبول کرتا ہوں۔ اور آپ نے اسے اس کا حق مہر دے کر رخصت کر دیا۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن عبدالاسد کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عبدالاسَد کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ آپ کی والدہ بَرَّہ بنت عبدالمطلب تھیں اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابولہب کی لونڈی ثُوَیبَہ کا دودھ پیا تھا۔ آپ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔

سوال حضرت ابوطالب نے جب حضرت ابوسلمہ کو پناہ دی تو قبیلہ مخزوم کی مخالفت پر ابولہب نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوطالب سے پناہ طلب کی تو بنومخزوم میں سے چند اشخاص ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ تم نے اپنے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنی پناہ میں رکھا ہی ہوا ہے مگر ہمارے بھائی ابوسلمہ کو کیوں پناہ دی ہے؟ ابوطالب نے کہا اس نے مجھ سے پناہ طلب کی اور وہ میرا بھانجا بھی ہے اور اگر اپنے بھتیجے کو پناہ نہ دیتا تو بھانجے کو بھی پناہ نہ دیتا۔ ابولہب نے بنومخزوم کے لوگوں سے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے بزرگ ابوطالب کو آ کر ستاتے ہو اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہو بخدا یا تو تم اس سے باز آ جاؤ ورنہ ہم ہر ایک کام میں ان کے ساتھ شریک ہوں گے یہانتک کہ وہ اپنے ارادے کی تکمیل کر لے۔ ابوطالب کو ابولہب سے موافقت کی بات سن کر امید بندھی کہ یہ بھی ہماری امداد پر آمادہ ہوجائے گا۔

سوال حضور انور نے ام المومنین حضرت ام سلمہ کی ہجرت مدینہ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب میرے خاوند حضرت ابوسلمہؓ نے مدینہ جانے کا قصد کیا تو اپنے اونٹ کو تیار کیا اور مجھے اور بیٹے سلمہ کو جو میری گود میں تھا اس پر سوار کروایا اور پھر چل پڑے۔ آگے جا کر بنومخزوم کے چند لوگوں نے گھیر لیا اور مجھے میرے بیٹے اور شوہر سے علیحدہ کر دیا۔ میں بالکل تنہا رہ گئی۔ میں ایک سال تک اسی مصیبت میں گرفتار رہی اور ہر روز اَبْطَح مقام پر جا کر مَیں روتی رہی۔ ایک روز میرے چچا کے بیٹوں میں سے ایک شخص نے مجھے وہاں روتے دیکھا تو اس کو مجھ پر رحم آیا اور مجھے میرا بیٹا واپس دلوایا اور مجھے اپنے شوہر کے پاس جانے کی اجازت بھی مل گئی۔ میں اپنے بیٹے کے ساتھ ایک اونٹ پر مدینہ روانہ ہوئی۔ مقام تنعیم پر مجھے حضرت عثمان بن ابوطلحہ ملے جنہوں نے مجھے مدینہ پہنچا دیا۔

سوال قبیلہ بنوضَمُرہ کے ساتھ مسلمانوں کی کیا شرائط طے پائی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنوضَمُرہ کے ساتھ یہ شرائط طے پائی تھیں کہ بنوضَمُرہ مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور مسلمانوں کے خلاف کسی دشمن کی مدد نہیں کریں گے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلمانوں کی مدد کیلئے بلائیں گے تو وہ فوراً آجائیں گے۔ دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی طرف سے یہ عہد کیا کہ مسلمان قبیلہ بنوضَمُرہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور بوقت ضرورت انکی مدد کریں گے۔

سوال جنگ احد کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد کو کیا خدمت سپرد فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ اُحد میں جو ہزیمت مسلمانوں کو پہنچی اس نے قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف سر اٹھانے پر آگے سے بھی زیادہ دلیر کر دیا۔ محرم 4 ہجری میں اچانک آنحضرتؐ کو یہ اطلاع پہنچی کہ قبیلہ اسد کا رئیس طُلَیْحَہ بن خُوَیلد اپنے علاقہ کے لوگوں کو آنحضرتؐ کے خلاف جنگ کرنے کیلئے آمادہ کر رہا ہے۔ اس خبر کے ملتے ہی آپؐ نے فوراً ڈیڑھ سو صحابیوں کا ایک تیز رَو دستہ تیار کر کے اس پر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں تاکید کی کہ یلغار کرتے ہوئے پہنچیں اور پیشتر اس کے کہ بنواسد اپنی عداوت کو عملی جامہ پہنا سکیں انہیں منتشر کردیں۔

سوال حضرت ابوسلمہ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے کیا دعا کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت ابوسلمہ کی جب وفات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی کھلی آنکھوں کو بند کیا اور ان کی وفات کے بعد یہ دعا کی کہ اے اللہ! ابوسلمہ سے مغفرت کا سلوک فرما اور اس کے درجات ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر دے اور پیچھے رہ جانے والے اس کے پسماندگان میں خود اس کا قائمقام ہو جا۔ اے تمام جہانوں کے رب! اسے بخش دے اور ہمیں بھی۔

سوال حضرت ابوسلمہؓ نے اپنی وفات کے وقت کیا دعا کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے خدا میرے اہل پر میرا جانشین بہترین شخص کو بنانا۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ سلمہ سے نکاح کرلیا۔

سوال حضرت ابوسلمہ نے انا للہ و انا الیہ راجعون کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حدیث بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوسلمہ حضرت اُمّ سلمہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص کو جو بھی مصیبت پہنچے اس پر وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر یہ کہے کہ اے اللہ! مَیں اپنی اس مصیبت کا آپ کے ہاں سے ثواب طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے اس کا بدل عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ام سلمہ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سیرت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں کہ حضرت اُمّ سلمہ ایک خاص پائے کی خاتون تھیں اور نہایت فہیم اور ذکی ہونے کے علاوہ اخلاص و ایمان میں بھی ایک اعلیٰ مرتبہ رکھتی تھیں اور ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ابتداءً حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ مدینہ کی ہجرت میں بھی وہ سب مستورات سے اوّل نمبر پر تھیں۔ حضرت اُم سلمہؓ پڑھنا بھی جانتی تھیں اور مسلمان مستورات کی تعلیم و تربیت میں انہوں نے خاص حصہ لیا۔ چنانچہ کتب حدیث میں بہت سی روایات اور احادیث ان سے مروی ہیں اور اس جہت سے ان کا درجہ ازواج النبی میں دوسرے نمبر پر اور کُل صحابہ (مرد و زن) میں بارہویں نمبر پر ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن افراد جماعت کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ، مکرم مبین احمد صاحب شہید ابن محبوب احمد صاحب اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب شہید ابن لیاقت علی صاحب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851 9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا: جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بھولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2018 از صفحہ نمبر 2

عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ:

اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور اپنے گردو پیش کے عام عرف و برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''مرجا بیوی دی گل بڑی مندا ہے'' یعنی مرزا صاحب اپنی بیوی کی بات بہت مانتے ہیں۔

بیوی کے ساتھ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے بطور نصیحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 45، مؤلف حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ)

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بہت خیال رکھتی تھیں لیکن کثرت مہمانان کے باعث بعض دفعہ نہ چاہتے ہوئے بھی کمی رہ جاتی تھی۔ اس بات کو حضور علیہ السلام سے محبت رکھنے والے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی محسوس کیا کرتے تھے کہ حضور علیہ السلام کو بیماریوں اور سخت محنت اور عرق ریزی کے باعث خاص توجہ اور غذا کی ضرورت ہے۔ ایسے ہی ایک موقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ منشی عبدالحق صاحب آف لاہور نے جو بعد میں مرتد ہو گئے تھے ایک موقعہ پر حضور علیہ السلام سے عرض کیا:

آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے آپ کو چاہئے کہ جسم کی رعایت کا خیال رکھیں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کیلئے ہر روز تیار ہونی چاہئے۔ ان کی اس بات کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔''

منشی عبدالحق صاحب اس پر کہنے لگے اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے میرا حکم ٹل جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں گے۔ محبت کے جوش میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خیال کر کے کہ یہ بات حضور علیہ السلام کے حق میں مفید ہے بغیر سوچے سمجھے اس بات کی تائید کر دی اور عرض کیا کہ منشی صاحب کی بات درست ہے۔ حضور علیہ السلام کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔ حضور علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے۔''

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بس خدا ہی جانتا ہے کہ میں اس وقت کس قدر شرمندہ ہوا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ صفحہ 18 تا 19)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اسکے اقارب سے حسن سلوک نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ و افسر جلسہ گاہ نے ''پنجوقتہ نمازیں، دعا، استغفار اور ذکر الٰہی کی اہمیت'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے ہر چہار امور سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پیش فرمائے۔ نماز کے متعلق آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل ارشادات پیش فرمائے، حضور فرماتے ہیں:

''پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ...... جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دُنیاداری میں ہی نہ ڈوبے رہیں، ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہو گئے، چالیس فیصد، پچاس فیصد، ساٹھ فیصد۔ ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کرلیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مَیں کس حالت میں ہوں۔'' (خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 دسمبر 2017ء)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''جو مساجد کے قریب رہتے ہیں...... اپنی اپنی مساجد میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کیلئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کیلئے جایا کریں...... دنیا کے ہر ملک میں اس کیلئے کوشش ہونی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد کریں۔ خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان، واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہو سکتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 اپریل 2016ء)

دعا کے متعلق آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل ارشادات پیش فرمائے، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ دُعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کیلئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھریوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور ازخود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا...... دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دُعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دُعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اسکے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کیلئے اُس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی...... غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ، رُوحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 222)

استغفار کے متعلق آپکی تقریر سے دو اقتباسات پیش ہیں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کے ذمہ تمام دنیا میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داری کو ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہماری تمام بشری کمزوریاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے دبی رہیں اور ان کا ظہور نہ ہو۔ اس فرض کیلئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام مرد اور تمام خواتین جن کی عمر 25 سال سے اُوپر ہے وہ دن میں کم سے کم 100 بار، جن کی عمر 25 سال اور 15 سال کے درمیان ہے وہ دن میں 33 بار، جن کی عمر 15 سے 7 سال کے درمیان ہے وہ دن میں 11 بار اور چھوٹے بچے جن کی عمر 7 سال سے کم ہے وہ روزانہ کم از کم تین بار استغفار کیا کریں۔ (خطبہ جمعہ 28 جون 1968ء، خطبات ناصر، جلد دوم، صفحہ 202)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

شیطان جب حملے کرتا ہے اور جب انسانوں کو ورغلاتا ہے...... تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ...... نافرمانی کرو...... یہ برائیاں کرو بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے...... پس شیطان کے پیار کو پیار سمجھ کر اسے زندگی میں داخل نہ کریں بلکہ ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آ سکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2016، بمقام مسجد ناصر، گوٹن برگ، سویڈن)

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ''خلافت علیٰ منہاج نبوت حقیقی آسمانی نظام اور اس کی برکات'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ کہ خلافت کے ذریعہ اُس دین کو جو اللہ نے اُن کیلئے پسند کیا ہے تمکنت اور مضبوطی بخشے گا۔ اس لحاظ سے آپ نے جولائی 2017 سے جون 2018 تک جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا درج ذیل مختصر خاکہ پیش فرمایا۔

☆ پچھلے ایک سال میں دو ممالک کے اضافے کیساتھ دنیا کے 212 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

☆ اب تک 75 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے

کلامُ الامام

''خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

تراجم طبع ہو چکے ہیں۔

☆ 180 مشن ہاؤسز کے اضافہ کیساتھ دنیا بھر میں مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2826 ہو چکی ہے۔

☆ 411 مساجد کے اضافہ کے ساتھ اس وقت پوری دنیا میں جماعت کی مساجد کی تعداد تقریباً 17411 ہو چکی ہے۔

☆ اللہ کے فضل سے دنیا بھر میں واقفین نو کی تعداد 66525 سے تجاوز کر چکی ہے۔

اس وقت دنیا کے 12 سیٹلائٹس کے ذریعہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی پانچ نشریات چوبیس گھنٹے دیکھی جاسکتی ہیں۔ 21 ریڈیو اسٹیشن دن رات تبلیغ حق میں مصروف ہیں۔

☆ پوری دنیا میں 714 اسکولز اور 37 ہسپتال کے ذریعہ جماعت احمدیہ دن رات خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔ 49 ممالک میں ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ وسیع پیمانے پر انسانیت کی خدمت کی جارہی ہے۔

☆ نمائشوں اور بک فیئر کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔

آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی ناموس کی حفاظت کی خاطر دنیا بھر میں مصائب و مشکلات کا سامنا کر رہی ہے۔ بعض ممالک میں تو اس قدر مخالفت ہے کہ اس کی مثال سوائے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے کہیں اور نہیں ملتی۔

آج ساری دنیا میں اسلام کی سربلندی کیلئے خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ ہی کے افراد ہیں جو اپنی اولادوں کو خدمت دین کیلئے وقف کر رہے ہیں۔ تبلیغ اسلام کی خاطر غریب الوطن ہو رہے ہیں۔ کلمہ کی عظمت کی خاطر ماریں کھا رہے ہیں۔ اسلام کی محبت میں اسیر راہ مولیٰ بن کر سالہا سال سے تاریک کوٹھریوں میں پڑے ہوئے ہیں اور جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں، لیکن ان سب کے باوجود ان کے پائے استقامت میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔

قادیان کی گمنام بستی سے اٹھنے والی آواز کی بازگشت آج اکناف عالم میں سنائی دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آواز کو اتنی عظمت اور پذیرائی عطا کی ہے کہ اقصائے عالم کے دانشور اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اسے توجہ سے سنتے اور اس کی صداقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ خلافت کے زیر سایہ تحریک احمدیت نے ایسا عالمگیر تشخص حاصل کر لیا ہے کہ آج دنیا کا کوئی خطہ اس کی برکتوں سے محروم نہیں ہے۔ اور آج ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ ہر آن اور ہر جگہ عالم احمدیت پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا سورج ہمیشہ جلوہ گر رہتا ہے اور خدائی نصرتوں کے زیر سایہ عالمگیر غلبہ اسلام کی موعود صبح لمحہ بہ لمحہ روشن ہوتی چلی جارہی ہے۔

اس تقریر کے ساتھ پہلے دن کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن 29 دسمبر 2018 (بروز ہفتہ)

دوسرا دن پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم سیّد تنویر احمد صاحب صدر انجمن وقفِ جدید بھارت کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم حافظ امان علی صاحب معلم سلسلہ نے سورۃ التکویر کی آیات 1 تا 30 کی تلاوت کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم مولوی زین الدین حامد صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے پیش کیا۔ بعدہ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب مدیر بدر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام۔

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ قادیان نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں کے ایمان افروز واقعات'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے حضور انور کی قبولیت دعا کے بعض ایمان افروز واقعات پیش کیے جن میں سے بعض واقعات قارئین کے ازدیاد ایمان کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔

2004ء میں افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا سے بینن پہنچے اور مشن ہاؤس آمد ہوئی تو عصر کا وقت تھا۔ شدید موسلا دھار بارش ہو رہی تھی نماز کیلئے صحن میں مارکی لگائی گئی تھی جو چاروں طرف سے کھلی تھی اور بارش کی وجہ سے وہاں نماز پڑھنا محال تھا بلکہ کھڑا ہونا بھی مشکل تھا۔ حضور باہر تشریف لائے اور نماز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت تو شدید بارش ہے اور نماز کیلئے باہر مارکی لگائی ہوئی ہے لیکن بارش کی وجہ سے مشکل ہو رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی اور فرمایا: دس منٹ بعد نماز پڑھیں گے۔ اسکے بعد حضور انور اندر تشریف لے گئے۔ ابھی دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ یکدم بارش تھم گئی۔ آسمان صاف ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے دھوپ نکل آئی اور اسی مارکی کے نیچے نماز کا انتظام ہو گیا۔ مقامی احباب اس نشان پر بہت حیران ہوئے انکا کہنا تھا کہ یہاں بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ حضور انور نے دس منٹ کہا تو یہ تین منٹ میں ہی ختم ہو گئی اور نہ صرف ختم ہوئی بلکہ بادل بھی غائب ہو گئے۔

2008ء میں بعض حالات کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان دسمبر میں اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد نہیں ہو سکا تھا۔ بلکہ 25، 26، 27 مئی 2009 کو منعقد ہوا۔ آخری روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب ہونا تھا۔ مئی کا مہینہ پنجاب میں دھول بھری آندھیوں کا ہوتا ہے۔ آخری اجلاس شروع ہوتے ہی تیز آندھی چلنی شروع ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے بھی تیز آندھی چلنے اور بارش ہونے کی اطلاع دی تھی۔ جلسہ گاہ میں احمدی احباب کے علاوہ ہندو سکھ عیسائی بھائی بھی حضور انور کا خطاب سننے کیلئے جمع تھے۔ آندھی تیز سے تیز تر ہوتی چلی جارہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جلسہ گاہ کی ہر چیز کو اُڑا دے گی۔ سب سے بڑا اندیشہ یہ تھا کہ بجلی اور ایم.ٹی.اے کے نظام میں خلل واقع ہو جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ساری صورتحال تحریر کر کے موسم کے سازگار ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے شروع میں فرمایا کہ ''قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ ابھی وہاں پر تیز ہوائیں چل رہی ہیں، دعا کریں کہ بخیر و عافیت جلسے کا اختتام ہو'' حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور دو تین منٹ میں آندھی رُک گئی۔ موسم گرم تھا خوشگوار ہو گیا اور سامعین نے بڑے اطمینان و سکون سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اپنوں کے سوا ہندو سکھ بھائیوں نے بھی اعتراف کیا کہ یہ حضور کی قبولیت دعا کا ایک نشان ہے۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ''باشرح چندہ و نظام وصیت کی اہمیت و برکات'' کے عنوان سے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ انسان پر جب اِس دُنیا سے رخصت ہونے کا وقت آتا ہے تو اس وقت اُس کو بالضرور یہ احساس بے چین کر دیتا ہے کہ کاش! زندگی مزید اس کو کچھ مہلت دے دیتی اور وہ اللہ تعالیٰ کی راستہ میں اپنی محبوب چیزوں کو بے دریغ خرچ کرنے کو تیار ہو جاتا اور چاہتا ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے اس کو میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں اور کسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لوں۔

یہاں یہ سوال بہت اہم ہے کہ کیوں انسان کو اس آخری وقت میں انفاق فی سبیل اللہ کی ہی یاد آتی ہے اور وہ کیا راز ہے جو اچانک اس پر آشکار ہو جاتا ہے کہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ایک بہترین اور کارگر نسخہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے اموال کو قربان کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے انسان کی اس حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس صدقہ میں جسے تم صحت کے ساتھ بخل کے باوجود کرو، تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مال دار بننے کی امید ہو اور (اس صدقہ خیرات میں) سستی نہیں ہونی چاہئے کہ جب جان حلق تک آجائے تو اس وقت تم کہنے لگو کہ فلاں کیلئے اتنا اور فلاں کیلئے اتنا ہے، حالانکہ وہ تو فلاں کا ہو چکا ہو گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

پس خوش قسمت ہے وہ انسان جو صحت کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے اپنا حساب صاف رکھتا ہے تا کہ اس کا انجام بخیر ہو سکے ورنہ قرآن مجید نے جس طرح نقشہ کھینچا ہے، مرض الموت میں جا کر مالی قربانی کی فکر کرنا گھاٹا اٹھانے والوں کا شیوہ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا موجب ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں نہیں مانگی جاتیں اور یہ زمانہ جان کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کے بشرط استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔'' (الحکم، قادیان 10 جولائی 1903)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ جو لوگ مالی قربانی میں خدا تعالیٰ سے صاف معاملہ نہیں رکھتے اور تقویٰ کے ساتھ اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے دین کا حصہ

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 92)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

کلامُ الامام

''سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو
اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔''

(ملفوظات، جلد 4 صفحہ 594)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

الگ نہیں کرتے ان کے دیگر معاملات بھی بگڑ جاتے ہیں، گھروں کا سکون تباہ ہوجاتا ہے، کاروبار میں نقصان اٹھانے لگتے ہیں، اولاد کی تربیت میں بگاڑ آجاتا ہے اور بالعموم انسان کی زندگی سے برکتیں اُٹھ جاتی ہیں۔

(مالی نظام، حصہ اوّل، صفحہ 96)

نظام وصیت کی اہمیت کے متعلق آپ نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا درج ذیل ارشاد گرامی پیش کیا۔ حضور فرماتے ہیں :

"خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد 1905 میں رکھ دی تھی اور وہ الوصیت کے ذریعہ رکھی تھی۔ اگر اسلامی حکومت نے ساری دنیا کو کھانا کھلانا ہے ساری دنیا کو کپڑے پہنانا ہے ساری دنیا کی رہائش کیلئے مکانات کا انتظام کرنا ہے ساری دنیا کی بیماریوں کیلئے علاج کا انتظام کرنا ہے ساری دنیا کی جہالت کو دور کرنے کیلئے تعلیم کا انتظام کرنا ہے تو یقیناً حکومت کے ہاتھ میں اس سے بہت زیادہ روپیہ ہونا چاہئے جتنا پہلے زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کردیں۔ غرض نظام نو کی بنیاد 1910 میں روس میں نہیں رکھی گئی نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر فرد بشر کی زندگی آسودہ بنانے والے اور ساتھ ہی دین کی حفاظت کرنے والے نظام نو کی بنیاد 1905 میں قادیان میں رکھی جاچکی ہے۔ اب دنیا کو کسی نظام نو کی ضرورت نہیں ہے۔"

(مالی نظام، صفحہ 40و41)

یہ ہماری نیک بختی ہے کہ ایسے بابرکت نظام کا حصہ بننے کا موقع اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم کو دیا ہے اور کس قدر ناقدری ہوگی کہ ہم دعویٰ تو نحن انصار اللہ کا کریں اور ایک عمدہ ترین تحریک میں شامل نہ ہوکر اپنے ہی دعویٰ کو غلط بھی ثابت کریں۔ نظام وصیت میں شامل ہونے کی کس قدر تاکید ہے اس کا اندازہ حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"مومن کے ایمان کی آزمائش اس میں ہے کہ وہ اس نظام میں داخل ہو اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل حاصل کرے صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہے گا۔ گویا کسی پر جبر نہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر تم جنت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو۔ ہاں اگر جنت کی قدر و قیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں۔" (مالی نظام، صفحہ 42)

حضورؓ فرماتے ہیں: "جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔ پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کیساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی و دنیوی برکات سے مالامال ہوسکیں۔" (مالی نظام، صفحہ 42)

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ
قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی اپنی جماعت سے توقعات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کیلئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمدللہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کیلئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سُود ہے، تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہوسکتی کہ زبان سے اقرار کرلیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدُوں زندہ نہیں رہ سکتی۔

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 282)

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ البقرہ:111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور
ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں، ان سے بچنا چاہئے، وہ یہ ہیں: تکبر، حرص اور حسد"
(رسالہ قشیریہ، باب الحسد)

طالب دعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلام الامام

"قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہوجاتا ہے۔"
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 401)

طالب دعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9291: مَیں شیخ سعیدہ بی بنت مکرم شیخ جعفر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن Jamidata Kirru ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 70 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ جعفر　　الامۃ: شیخ سعیدہ بی　　گواہ: جعفر احمد خان

مسل نمبر 9292: مَیں شیخ خان باشا ولد مکرم غالب صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن کورنی پاڈو ڈاکخانہ وانا پامولا ضلع کرشنہ صوبہ آدھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: جعفر احمد　　العبد: شیخ خان باشا　　گواہ: شیخ منور مستان

مسل نمبر 9293: مَیں محمد فرزانہ زوجہ مکرم محمد خلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن پٹی سیمہ ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک ہار 20 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 10 تولہ، حق مہر: -/20,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سراج　　الامۃ: محمد فرزانہ　　گواہ: ایم۔اے۔زین العابدین

مسل نمبر 9294: مَیں محمد رضیہ زوجہ مکرم محمد سرور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن چٹیالہ منڈل گوپال پورم ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آدھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں 2 گرام، ہار 8 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 6 تولہ، زمین 100 گز بمقام غریب نگر (ورنگل) حق مہر: -/20,000 روپئے وصول شد (مندرج زیورات میں حق مہر شامل ہے) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ایم۔اے۔زین العابدین　　الامۃ: محمد رضیہ　　گواہ: محمد سرور

مسل نمبر 9295: مَیں شیخ احمد النساء بیگم زوجہ مکرم شیخ ولی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن انا دیوراپٹہ ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 10 گرام، ہار 30 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 10 تولہ، حق مہر: -/25,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ولی　　الامۃ: شیخ احمد النساء بیگم　　گواہ: محمد سراج

مسل نمبر 9296: مَیں شیخ ولی ولد مکرم شیخ مدار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن انہ دیوراپٹہ ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8849 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد سراج　　العبد: شیخ ولی　　گواہ: محمد خلیل

مسل نمبر 9297: مَیں شیخ ناگور بی زوجہ مکرم شیخ اسماعیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال، ساکن بھٹلہ پنومارو ڈاکخانہ ملکہ آرجنہ پورم ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 10 گرام، حق مہر: -/32,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شبیر احمد یعقوب　　الامۃ: شیخ ناگور بی　　گواہ: شیخ اسماعیل

مسل نمبر 9298: مَیں شیخ باجی ولد مکرم شیخ قادر ولی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن ریّا ناپالم ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید یعقوب علی　　العبد: شیخ باجی　　گواہ: محمد سراج

مسل نمبر 9299: مَیں شیخ محبوب سبحانی ولد مکرم شیخ حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 27 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن ریّا ناپالم ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک زمین 7 سینٹ، ایک زمین 50 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سراج　　العبد: شیخ محبوب سبحانی　　گواہ: شیخ باجی

مسل نمبر 9300: مَیں محمد میم النساء زوجہ مکرم محمد مستان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن اڈّروڈ داوکم پاڑم ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں 4 گرام 22 کیرٹ، زیور نقرئی: پازیب 12 تولہ، حق مہر: -/12,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد مستان　　الامۃ: محمد میم النساء　　گواہ: محمد سراج

مسل نمبر 9301: مَیں شیخ شریف ولی ولد مکرم مولیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کوتھپلّی ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد سراج　　العبد: شیخ شریف ولی　　گواہ: محمد ذیشان احمد

کام جو کرتے ہیں تری راہ میں پاتے ہیں جزاء مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH　Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

مسل نمبر 9302: مَیں شیخ لالما زوجہ مکرم شیخ محبوب سبحانی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن لِلاّ گودیم (رائنہ پالیم) ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19؍ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 100 گرام، حق مہر: -/500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محبوب سبحانی　　الامۃ: شیخ لالما　　گواہ: شیخ باجی

مسل نمبر 9303: مَیں شیخ ناصر ولد مکرم پیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 52 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن بھٹالہ پنومارّو ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 1.5 ایکڑ، رہائشی زمین 6 سینٹ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ منور مستان　　العبد: شیخ ناصر　　گواہ: شیخ رفیع

مسل نمبر 9304: مَیں شیخ محمد رفیع ولد مکرم آدم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن بھٹالہ پنومارّو ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 50 سینٹ، رہائشی زمین مع مکان 5 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ناصر　　العبد: شیخ محمد رفیع　　گواہ: شیخ رزاق

مسل نمبر 9305: مَیں پروین بیگم زوجہ مکرم عبد القادر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن کنڈور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13؍ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر: -/10,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محبوب پاشا　　الامۃ: پروین بیگم　　گواہ: شیخ مصطفٰی

مسل نمبر 9306: مَیں پروینہ بیگم زوجہ مکرم محمد ابراہیم باطن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن نلہ پلّی ضلع وارنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/5514 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ابراہیم باطن　　الامۃ: پروینہ بیگم　　گواہ: مصطفٰی معلم سلسلہ

مسل نمبر 9307: مَیں شائستہ نور بنت مکرم محمد نور الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن کنڈور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13؍ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 6 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نور الدین　　الامۃ: شائستہ نور　　گواہ: شیخ مصطفٰی

مسل نمبر 9308: مَیں ریشمہ رزاق زوجہ مکرم شیخ رزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: چٹیالہ ضلع محبوب آباد صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: ہاؤس نمبر 5/53 (3-Inclince) رام پورم ڈاکخانہ وتحصیل کوتھ گوڈم ضلع بدرآدی کوتھہ گوڈم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 60 گرام 22 کیریٹ (بشمول 20 گرام زیور طلائی بطور حق مہر) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اکبر　　الامۃ: ریشمہ رزاق　　گواہ: محمد محبوب پاشا

مسل نمبر 9309: مَیں سید علی بنت مکرم محمد یعقوب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن نانچاری مڈور ضلع محبوب آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ولی باشا　　العبد: سید علی　　گواہ: محمد فہیم الدین

مسل نمبر 9310: مَیں خیر النساء زوجہ مکرم مجیب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن چٹیالہ ضلع محبوب آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/20,000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: 12 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اکبر　　الامۃ: خیر النساء　　گواہ: مجیب خان

سٹڈی ابراڈ
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
* NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
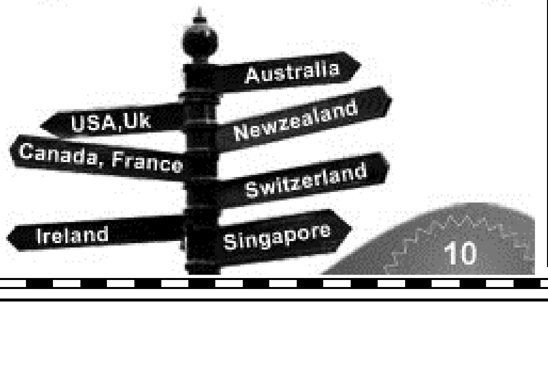

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیش)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)
KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 نومبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ سیّدہ شائستہ قمر صاحبہ (برمنگھم، یو.کے)

6 نومبر 2018 کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تین سال قبل پاکستان سے ہجرت کر کے برمنگھم میں اپنی بیٹی اور بیٹے مکرم مبشر احمد کلیم صاحب کے پاس برمنگھم میں مقیم تھیں۔ پاکستان میں صدر لجنہ واہ کینٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 38 سال تک آرمی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بطور ٹیچر اور پرنسپل کام کرتی رہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب (ڈائریکٹر سیٹیلائٹ ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل لندن) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(2) مکرم منیر الحق انور احمد صاحب

ابن مکرم مولانا نور الحق انور صاحب (ومبلڈن، یو.کے)

11 نومبر 2018 کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم مولانا نور الحق انور صاحب مرحوم سابق مبلغ سلسلہ امریکہ ،ایسٹ افریقہ اور فجی کے فرزند تھے۔ آپ کی پرورش ربوہ میں ہوئی اور لاہور سے ابتدائی تعلیم حاصل کر کے جرمنی منتقل ہوئے اور 1980 میں وہاں سے یو.کے آگئے۔ مرحوم جماعت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سیّدہ اقبال بیگم صاحبہ بنت حضرت سیّد قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ (ربوہ)

6 اکتوبر 2018 کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپکے والد حضرت سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحبؓ ایک صاحب کشف والہام بزرگ صحابی تھے۔ مرحومہ عین جوانی میں بیوہ ہوگئی تھیں۔ کچھ سالوں بعد آپ کی دوسری شادی ہوئی لیکن کچھ عرصہ بعد علیحدگی ہوگئی اور پھر انتہائی نامساعد حالات میں آپ نے بڑی ہمت اور محنت سے اپنے بچوں کو پالا۔ مرحومہ اسکول ٹیچر تھیں۔ 1974 میں آپ کے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور سارا سامان لوٹ لیا گیا تو آپ نے ایک بکس میں جماعت کی چند کتابیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فریم شدہ تصویر بند کر کے رات کے اندھیرے میں اپنے دو بچوں کو گھر سے نکالا جو چھپتے چھپاتے اپنے ننھیال شاہدرہ لاہور میں آئے اور اگلے روز آپ خود بھی بخیریت وہاں پہنچ گئیں۔ اسکے بعد نارنگ منڈی شفٹ ہوگئیں۔ آپ تہجد میں بڑی بے قراری سے روتے ہوئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ قرآن مجید کثرت سے پڑھا کرتی تھیں۔ اکثر دو تین دن میں قرآن کا دور کرلیا کرتیں۔ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق، چاشت اور نماز تسبیح انکی روزانہ کی نمازیں ہوا کرتی تھیں۔ صدقات کثرت سے دیتی تھیں اور چندوں کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز (پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم منور نصیر صاحب (دارالنصر غربی منعم ربوہ)

21 جون 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور چندوں کی ادائیگی کے پابند، خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش رہنے والے، بہت مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ حلقہ میں صدر جماعت، سیکرٹری جائداد اور سیکرٹری مال کے علاوہ زعیم خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(3) مکرمہ امتہ الحق ملک صاحبہ (لاہور)

21 اکتوبر کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو خلافت کے ساتھ جوڑ کر رکھا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بہت شوق سے شامل ہوتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم میاں محمد یوسف صاحب

ابن مکرم صدر دین صاحب (جوہر ٹاؤن، لاہور)

29 اکتوبر 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے غالباً 69-1968 میں بیعت کی توفیق پائی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ بہت سادہ، صاف گو، نیک، متقی، دعاگو اور سچے انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا اور خلیفۂ وقت کو باقاعدگی سے دعائیہ خط لکھا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آجکل طاہر ہارٹ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم ناصر احمد ظفر صاحب

(ریٹائرڈ ریلوے گارڈ، خانیوال، حال ٹورانٹو)

27 ستمبر 2018 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپکے والد مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب کو 1926 کے جلسہ سالانہ قادیان پر حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی جو کہ جماعت کے مشہور شاعر تھے۔ نظم ''ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے'' انہیں کی لکھی ہوئی ہے۔ آپ کے ایک بھائی مکرم محمد الیاس عارف صاحب کو 1974 میں ٹیکسلا میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ آپ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم (مؤرخ احمدیت) کے برادر نسبتی تھے۔ مرحوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روئینگ ٹیم کے کپتان تھے جس نے 57-1956 میں چیمپئن شپ جیتی تھی۔ اسکے علاوہ فٹ بال اور کبڈی کے بھی بہترین کھلاڑی تھے۔ بہن بھائیوں میں بڑے ہونے کے ناطے سب کے حقوق بڑی عمدگی سے ادا کرتے تھے۔ واقفین زندگی سے ہمیشہ بڑے پیار اور وفا کے ساتھ ملا کرتے تھے۔

(6) مکرم ریاض منظور صاحب (جوہر ٹاؤن، لاہور)

13 مارچ 2018 کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ چندوں میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(7) مکرمہ بشریٰ منظور صاحبہ

(اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب، لاہور)

24 فروری 2018 کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ ان کے شوہر نے شادی کے شروع میں ہی احمدیت چھوڑ دی تھی اور انہیں بھی احمدیت سے تائب ہونے کیلئے کہتے تھے لیکن آپ اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہیں اور اکیلے ہی اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے
اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ 1 دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''دین اسلام ایک سچائی ہے، اس سچائی کو پھیلانا
اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔''

(خطبہ جمعہ 1 دسمبر 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے

تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں

اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدّعاء، صفحہ 24)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 31 - January - 2019 Issue. 5

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25رجنوری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا مَیں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت طفیل بن حارث کا ہے۔ حضرت طفیل بن حارث اپنے بھائی حضرت عبیدہ اور حسین کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اسی طرح آپ نے غزوہ احد اور غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کی توفیق پائی۔ ان کی وفات بتیس ہجری میں ستّر سال کی عمر میں ہوئی۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت سلیم بن عمرو انصاری۔ انہوں نے عقبہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور غزوہ احد کے موقع پر ان کی شہادت ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سلیم بن حارث انصاری۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور غزوہ احد میں شہادت کا رتبہ پایا۔

پھر حضرت سلیم بن ملحان انصاری ہیں ان کی والدہ ملیکہ بنت مالک تھیں۔ حضرت انس بن مالک کے ماموں جبکہ حضرت ام حرام اور حضرت ام سلیم کے بھائی تھے۔ حضرت ام حرام حضرت عبادۃ بن صامت کی اہلیہ تھیں جبکہ حضرت ام سلیم حضرت ابوطلحہ انصاری کی اہلیہ تھیں اور ان کے صاحبزادے حضرت انس بن مالک خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے غزوہ بدر اور احد میں اپنے بھائی حضرت حرام بن ملحان کے ساتھ شرکت تھی اور آپ دونوں ہی واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ دشمن تعداد میں زیادہ تھے جنگ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شہید کر دیئے گئے۔ دشمنوں نے حضرت سلیم بن ملحان اور حکم بن کسان کو جب گھیر لیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ ہمیں سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں ملتا جو ہمارا اسلام تیرے رسول کو پہنچا دے لہٰذا تو ہی ہمارا اسلام پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل نے اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا وعلیھم السلام۔ ان پر سلامتی ہو۔ دشمن نے ان دونوں سے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے مگر انہوں نے انکار کیا اور ان لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگے بڑھ گئے تا کہ مر جائیں یعنی موت کے سامنے چلے گئے حالانکہ وہ اسے جانتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: بڑی بہادری سے مقابلہ کیا دشمن کا۔ باوجود سامان جنگ پورا نہ ہونے کے۔ اور جنگ کی نیت سے گئے بھی نہیں تھے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ذکر ہے حضرت سلیم بن قیس انصاری کا۔ یہ حضرت خولہ بنت قیس کے بھائی تھے جو حضرت حمزہ کی بیوی تھیں۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔

پھر ایک صحابی تھے حضرت ثابت بن ثعلبہ۔ حضرت ثابت ستّر انصار صحابہ کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد اور غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ اور غزوہ خیبر اور فتح مکہ اور غزوہ طائف میں بھی شامل تھے۔ آپ نے غزوہ طائف کے روز ہی جام شہادت نوش کیا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سماک بن سعد۔ بدر میں اپنے بھائی حضرت بشیر کے ساتھ شریک ہوئے اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

پھر ایک صحابی جابر بن عبداللہ بن ریاب ہیں۔ حضرت جابر کا شمار ان چھ انصار میں کیا جاتا ہے جو سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ حضرت جابر بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ بیعت عقبہ اولیٰ سے قبل انصار کے چند لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملاقات ہوئی جن کی تعداد چھ تھی وہ چھ اصحاب یہ تھے اسعد بن زرارہ۔ عوف بن حارث۔ رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن نابی اور جابر بن عبداللہ بن ریاب۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوتے ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر دیا ہے آپس میں بہت نا اتفاقیاں ہیں ہمارے اندر۔ ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں کو تبلیغ کریں گے اسلام کی۔ اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پیغام کے ذریعہ سے اور ہماری تبلیغ کے ذریعہ سے ہمیں پھر جمع کر دے اور پھر ہم جب اکٹھے ہو جائیں گے تو ہر طرح آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت منذر بن عمرو بن خنیس ایک صحابی ہیں جن کا ذکر ہوگا ان کا لقب تھا معنق للموت یعنی آگے بڑھ کر موت کو گلے لگانے والا۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھے بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن عمرو کو اور حضرت سعد بن عبادہ کو ان کے قبیلہ بنو ساعدہ کا نقیب مقرر فرمایا تھا یعنی سردار یا نگران مقرر کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت منذر پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ حضرت منذر غزوہ بدر میں اور احد میں بھی شریک ہوئے۔ صوفی مزاج آدمی تھے بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

تاریخ میں آتا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے بئر معونہ کے شہداء کے بارے میں خبر دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمرو کے بارے میں فرمایا عانق للموت یعنی حضرت منذر بن عمرو نے یہ جانتے ہوئے کہ اب شہادت ہی مقدر ہے اپنے ساتھیوں کی طرح اُسی جگہ لڑتے ہوئے شہادت کو قبول کر لیا۔ حضرت منذر بن عمرو سے اُن لوگوں نے کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے لیکن حضرت منذر نے ان کی امان لینے سے انکار کر دیا۔

حضرت معبد بن عباد ایک صحابی تھے جن کی کنیت ابو ھمیزہ تھی۔ آپ کے والد تھے عباد بن قشیر۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سالم بن غنم بن اوف سے تھا۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابی بن ابی زغبا انصاری۔ ان کے والد سنان بن صبیح تھے۔ آپ نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ جہینہ سے تھا۔ غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حضرت بسبس بن عمرو کے ساتھ معلومات لانے کی غرض سے غزوہ بدر کے موقع پر ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا تھا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ربیع بن ایاس، ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنولوزان سے تھا۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی ورقہ بن ایاس اور عمرو بن ایاس کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ احد میں بھی آپ شامل ہوئے۔

پھر ایک صحابی ہیں جن کا نام ہے حضرت عمیر بن عامر انصاری۔ ان کی کنیت ابوداؤد تھی۔ ان کے والد تھے عامر بن مالک۔ غزوہ بدر اور احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سعد بن خولہ۔ ان کا تعلق بنو کلب کے قبیلے سے تھا۔ آپ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ آپ کے ساتھ نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ کی شہادت ہوئی۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کے بیٹے عبداللہ بن سعد کا انصار کے ساتھ وظیفہ مقرر فرمایا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابوسنان بن محصن ان کے والد محصن بن حرسان تھے۔ حضرت ابوسنان بن محصن حضرت عکاشہ بن محصن کے بھائی تھے۔ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے۔ بیعت رضوان میں بھی آپ شامل تھے۔ حضرت ابوسنان بن محصن کی وفات اس وقت ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصر کیا ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریظہ کے قبرستان میں دفن کیا۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت قیس بن السکن انصاری۔ حضرت قیس کے والد کا نام سکن تھا۔ آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن مجید جمع کیا۔

حضرت قیس کی شہادت یوم جسر کے موقع پر ہوئی۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں ایرانیوں کے ساتھ جنگ میں دریائے فرات پر جو پل تیار کیا گیا تھا اسی مناسبت سے اس معرکے کو یوم جسر کہا جاتا ہے۔

پھر ایک صحابی ہیں ابوالیسر کعب بن عمرو۔ ان کے والد عمرو بن عباد تھے والدہ کا نام نصیبہ بنت اظہر تھا جو قبیلہ بنو سلمی سے ہی تھیں آپ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کی اور دیگر غزوات میں بھی شامل رہے۔ جنگ صفین میں بھی حضرت علی کے ساتھ شامل ہوئے۔ جنگ بدر کے موقع پر آپ نے حضرت عباس کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا تھا کہ یقیناً اس میں تیری ایک معزز فرشتے نے مدد کی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں کہ عبادۃ بن ولید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوالیسر کو ملے اس وقت ان کے ساتھ ایک غلام بھی تھا اور ہم نے دیکھا کہ ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے بدن پر تھی اور اسی طرح ایک دھاری دار چادر اور ایک یمنی چادر ان کے غلام کے بدن پر تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ چچا تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اپنے غلام کی دھاری دار چادر خود لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے یا اس کی یمنی چادر خود لے لیتے اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیتے تا کہ تم دونوں کے بدن پر ایک ایک طرح کا جوڑا ہو جاتا۔ حضرت ابوالیسر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ پس میں اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں دنیا کے اموال میں سے اپنے غلام کو برابر کا حصہ دے دوں بہ نسبت اس کے کہ قیامت کے دن میرے ثواب میں کوئی کمی آوے۔

حضرت ابوالیسر روایت کرتے ہیں کہ بنو حرام کے ایک شخص نے میرا قرضہ دینا تھا۔ ایک دن میں اس کے پاس گیا۔ وہ میری آواز سن کر چھپ گیا۔ میں نے اُسے بُلایا اور کہا کہ آ جاؤ، مجھے معلوم ہے کہ تم کہاں ہو۔ وہ باہر آیا اور اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس بات سے ڈرا کہ تم سے جھوٹ بولوں یا کوئی جھوٹا وعدہ کروں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا واقعی تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ اس پر میں نے قرضے کی تحریر مٹا دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابوالیسر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا تمام مالی بوجھ اتار دیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا تو میں نے تمہارا بوجھ اتار دیا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سائے کی تلاش ہے۔ یہ ایک اور مثال ہے اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی۔

حضرت ابوالیسر احادیث کے بیان کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ حدیث بیان کرتے وقت آپ کی حالت یہ ہوتی تھی کہ آنکھ اور کان پر انگلی رکھ کر کہتے کہ ان آنکھوں نے یہ واقعہ دیکھا اور ان کانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے سنا۔ آپ کی وفات حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں پچپن ہجری میں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی، جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے، اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھلائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad